www.KitaboSunnat.com

سلگتے ریگزار

سفرنامہ (اغادیس)

2007

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب حفظہ اللہ
مہتمم جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

الجامعۃ الرشیدیہ
0300-9458876
غوث گارڈن 2 جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسا اوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

سفرنامہ اغادیس(نیجر)

سلگتے ریگزار

2007

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرۃ مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب حفظہ اللہ
مہتمم جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

الجامعۃ الرشیدیہ
0300-9458876
غوث گارڈن 2 جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

اپنی بات	(۳)	تذکرہ افریقی ملک نیجر کا	۳۸
سلگتے ریگزار	(۶)	اغادیس: سیرت النبی بیان	۴۲
مملکت اسلامیہ قطر	(۱۱)	شوق دعوت و تبلیغ	۴۵
دوحہ سے طرابلس کی طرف پرواز	(۱۲)	اغادیسیوں میں قلاشی	۴۶
کلیۃ الدعوۃ کی عظیم لائبریری	(۱۳)	اغادیس کے مفلوک الحال	۴۷
مولانا فضل الرحمٰن سے ملاقات	(۱۵)	صحرائے کبریٰ کی کانفرنس	۴۸
حافظ حسین احمد سے ملاقات	(۱۶)	شاہی خیمہ کے مکین	۵۱
مولانا سمیع الحق سے ملاقات	(۱۷)	شاہی طیارے کی پرواز	۵۱
مولانا فضل الرحمٰن سے انٹرویو	(۱۸)	تین گھنٹے کا فضائی سفر	۵۲
طرابلس سے نیجر کی طرف	(۳۰)	شاہی دسترخوان	۵۳
الشیخ عبداللہ جبران کی خدمات	(۳۰)	اپنے وطن سے حقیقی دوستی	۵۵
اگلی منزل کی سمت روانگی	(۳۱)	فاتح کی انقلابی تقریر	۵۷
پنج ستارہ ہوٹل	(۳۴)	اسلام کی عالمگیریت	۶۳
اپنے رفیقان سفر	(۳۶)	قذافی کی خدمات	۶۴
مطلق العنان حکمران کا کارنامہ	(۳۶)	التواصل کی انتظامیہ اجلاس	۶۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی بات

الحمدللہ بندہ ناچیز، عاجز و مسکین، ہیچ مند کے اس سے پہلے تین سفر نامے زیور طباعت سے آراستہ ہو کر ارباب ذوق و شوق کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں، ان میں پہلا سفر نامہ کاروانِ حرمین شریفین ہے جو ۲۰۰۷ء میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں پر سعادت حاضری کے بعد ماہ نامہ آب حیات لاہور کے صفحات پر بالاقساط شائع ہوا، پھر کتابی شکل میں منصہ شہود پر آیا۔

پہلا سفر نامہ: کاروانِ حرمین شریفین میں مکہ مکرمہ میں گزرے ایام کی ایمان افروز داستان بیان کی گئی ہے، مکہ مکرمہ کے ارد گرد پھیلی ہوئی زیارات کی تفصیل اس میں موجود ہے، پھر مدینہ منورہ میں بیتے ایام کی اِیمان اَفروز کہانی بیان کی گئی ہے، مدینہ منورہ میں روضہ رسول اللہ ﷺ سے لے کر شہدائے اُحد کے مزارات اور معرکہ ہائے کفر و اسلام بپا ہونے کے مقامات کا دلچسپ و دلکش منظر نامہ پیش کیا گیا تھا۔

دوسرا سفر نامہ: اس کے بعد سفید سمندر کے ساحل تک دوسرا سفر نامہ شائع ہوا، جس میں بندہ عاجز کی عمر المختار کے دیس طرابلس میں گزرے ایام کی دلچسپ یادیں قلمبند کی گئی ہیں، خوبصورت لیبیا اور بحر ابیض المتوسط کے کنارے گھومنے پھرنے اور سر و قد طرابلسی عمارتوں کی نقشہ کشی کی گئی، وہاں کے باسیوں کے چیدہ چیدہ احوال سے نقاب سرکایا گیا، یہ سفر نامہ بھی پہلے ماہ نامہ آب حیات کے صفحات پر پیش کیا گیا پھر کتابی شکل میں ارباب ذوق کی خدمت میں روانہ کیا گیا۔

تیسرا سفر نامہ: اس کے بعد تپتے صحرا تیسرا سفر نامہ زیور طباعت سے مزین کیا گیا، جو افریقی ملک مالی کے ثقافتی شہر ٹمبکٹو اور اس کے متعلقات کے گرد گھومتا ہے، اس سفر کی روداد بہت ہی دلچسپ ہے، اس میں ہم نے افریقہ میں کیا دیکھا وہ سب کچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کر دیا گیا، اسے بھی پہلے ماہ نامہ آب حیات میں پیش کیا گیا، پھر کتابی شکل میں دوستوں کو روانہ کیا گیا، ان سفر ناموں میں بیان کیے گئے احوال کے مطالعہ سے احباب نے بڑا لطف اٹھایا، ان سفر نامہ کے محظوظ ہونے کے بعد ہمارے احباب نے اپنے سفر نامے بھی مرتب کرنے کا عزم کیا، ان میں سے چند باذوق لوگوں نے اپنے سفر نامے زیور طباعت سے آراستہ کروائے اور دوستوں کو روانہ بھی کیے۔

چوتھا سفر نامہ: پیش نظر سفر نامہ سلگتے ریگزار میرا چوتھا سفر نامہ ہے، جو افریقی ملک نیجر کے خوبصورت شہر اغادیس میں گزرے ایام کی کہانی ہے، اس سفر کے دوران جن مشاہیر سے میری ملاقات ہوئی ان کا ذکر جمیل بھی اس میں موجود ہے، قائد جمعیت علماء اسلام حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب حفظہ اللہ کا وہ انٹرویو بھی اس سفر نامے کا حصہ ہے جو میں نے ان سے کلیۃ الدعوۃ الاسلامیہ طرابلس میں کیا تھا، اس انٹرویو کی ایک ایک سطر علمی سوغات سے لبریز ہے، یہ انٹرویو اہل علم وعرفاں کے مطالعہ کے لیے بہت ہی ضروری ہے۔

اس سفر نامے میں اغادیس اور نیجر سے متعلق بہت ہی دلچسپ اور معلومات افزا چیزیں پیش کی گئی ہیں، یہاں کی سیاست، یہاں کی تجارت، یہاں کی پیداوار سے لے کر یہاں کے باسیوں کے ذاتی اور نجی احوال سمیت بہت سے حقائق طشت از بام کیے گئے ہیں، اس سفر نامہ میں بندہ ناچیز کی اغادیس کی ایک مقامی مسجد میں ہونے والا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق بیان بھی موجود ہے۔

اس سفر نامے میں لیبیا کے سابق سربراہ جناب کرنل معمر القذافی شہید کی وہ انقلابی تقریر بھی موجود ہے جو انہوں نے اغادیس کے ایک عوامی اجتماع میں کی تھی، جس میں یہود و نصاریٰ کی خوب خبر لی گئی تھی، اس تقریر کا ایک ایک لفظ مشام جان کو معطر کر دیتا ہے، اس میں مسلمانوں کی غفلت سے بیداری کا درس موجود ہے اور غیر مسلموں کی ریشہ دوانیوں کا پردہ بھی چاک کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سفر نامہ آج سے کئی سال پہلے شائع ہو جانا چاہیے تھا مگر کیا کیا جائے ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے،اس میں بیان کردہ مضامین اگرچہ میرے بیاض میں پہلے ہی درج ہو چکے تھے، مگراب جب اللہ تعالیٰ نے ہمت عطافرمائی تو میں نے اس میں کچھ اضافے کیے ہیں،اس میں نیجر اور اغادیس سے متعلق معلومات اب شامل ہوئی ہیں، جب کہ باقی مضامین پہلے ہی سے بیاض میں موجود تھے،جسے معمولی اضافوں اور ترامیم کے بعد قابل اشاعت بنایا گیا ہے۔

ان سفر ناموں کے علاوہ بندہ کے کچھ سفر نامے مزید بھی ہیں جو ابھی تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہوئے،ان میں نیل کے ساحل تک یوگنڈہ اور دریائے نیل کاسفر نامہ ہے،بحر ظلمات کے ساحل تک موریطانیہ کاسفر نامہ ہے، جزیروں کے دیس میں انڈونیشیاء کاسفر نامہ ہے،اسی طرح میرے جیل کے احوال بھی اب زیور طباعت سے مزین ہونے والے ہیں،میری اس کتاب کانام دیوار چمن سے زنداں تک ہے جوان شاء اللہ اب بہت ہی جلد اپنے دوستوں کی خدمت میں پیش کروں گا،مجھے امید ہے کہ پہلے کی طرح تاخیر نہیں ہو گی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مجھے بڑی امید ہے کہ ارباب علم وعرفاں اس سفر نامے کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور دل کی آنکھوں سے مطالعہ فرمائیں گے،اللہ تعالیٰ ہم سب کواپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

خادم اسلام، **محمود الرشید حدوٹی**

۱۲اگست ۲۰۲۳ء بروز ہفتہ بوقت ساڑھے چھ بجے شام

حال وارد کاشانہ فقیر حدوٹی۔ حدوٹ مری

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سلگتے ریگزار

افریقی ملک نیجر کے شہر اغادیس میں بیتے ایام کی سرگزشت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بہار کا موسم شروع تھا، سردیاں ختم ہو چکی تھیں، اس کے باوجود ہنوز خنکی کی لہر ختم نہیں ہوئی تھی، میں اپنے ایک دوست کے ہاں بیٹھا تھا کہ اسلام آباد سے فون آگیا، دوسری طرف برادر محترم جناب قاری وسیم احمد عباسی حفظہ اللہ کی آواز کانوں میں رس گھول رہی تھی، ان کا ارشاد تھا کہ جلد از جلد پاسپورٹ روانہ کریں، مارچ کے اواخر میں بیرونی سفر ہے، پوچھنے پر بتایا کہ آپ کے لیے دعوت نامہ آچکا ہے، اس سال افریقی ملک نیجر میں ولادت مصطفےٰ ﷺ کانفرنس ہے، چنانچہ پاسپورٹ روانہ کر دیا گیا، چند ایام کے بعد قاری وسیم احمد عباسی صاحب نے اطلاع دی کہ مارچ ۲۰۰۷ء کے آخری عشرہ میں روانگی ہے۔

معمولی سی تیاری کرنا تھی سو کر لی، نجی اور تدریسی مصروفیات سے فراغت پائی، مصروفیات کا دائرہ میرے حساب سے ذرا طویل ہے، صبح سویرے سرکاری ملازمین کو درسِ قرآن، جامعہ اشرفیہ لاہور میں تدریس، شام کو جامعہ رحیمیہ میں تدریس، جمعۃ المبارک جامع مسجد خلفاء راشدین لورہ ضلع ایبٹ آباد، ان تمام تر مصروفیات پر ماہنامہ آبِ حیات لاہور کی ادارت بھاری ذمہ داری ہے، کسی بیرونی مصروفیت یا بیرونی سفر کے لیے ہر ادارے سے علیحدہ علیحدہ رخصت لینا پڑتی ہے۔

حسن اعتماد کی بدولت اداروں کے ذمہ داران رخصت دے ہی دیتے ہیں، یہ عجب معاملہ دیکھیے کہ بیرونی سفر اور جامعہ اشرفیہ کے خماسی امتحانات کی تاریخیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قریباً ایک ہی ہوتی ہیں، آگے پیچھے جامعہ سے رخصت لینا سہل ہے مگر ان ایام میں شعبہ امتحانات کافی کھچا کھچا ساد کھائی دیتا ہے، دن اور رات مصروفیات ہوتی ہیں، نگران اساتذہ کی کمی کے باعث دوسری شاخوں سے اساتذہ کی خدمات لی جاتی ہیں، اس کے باوجود ارباب جامعہ کی ذرہ نوازی اور محبت ہے کہ بندہ کو رخصت مل ہی جاتی ہے، حالانکہ یہ سرکاری اصطلاح میں ایمرجنسی کے ایام ہوتے ہیں، ان میں تمام عملے کی تعطیلات منسوخ کر دی جاتی ہیں۔

جامعہ اشرفیہ کے ناظم اعلیٰ میرے محترم اور میرے مخدوم جناب قاری ارشد عبید صاحب حفظہ اللہ سے رخصت لی، مصافحہ کیا اور رخت سفر باندھ لیا، پھر اپنے آبائی علاقہ ملکہ کوہسار مری کی سمت روانہ ہوا، غریب خانہ میں ایک آدھ دن قیام کیا، اس مختصر قیام کے بعد اگلی منزل کی جانب روانگی ہوئی، شام ڈھلے گھر سے سفر شروع ہو گیا، اسلام آباد بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پہنچے، جہاں اس سفر پر جانے والے مختلف علماء کرام پہلے سے موجود تھے اور کچھ ایسے تھے جن کے لیے سفری میزبانوں نے دیدہ ودل فرش راہ کیے ہوئے تھے۔

جب سارے احباب یکجا ہو چکے تھے تو اب اگلے مرحلے میں بورڈنگ کارڈ لینے کے لیے آگے بڑھنا شروع ہوئے، یہاں امیگریشن کا مرحلہ کسی پلصراط سے کم نہیں ہوتا، اس پلصراط سے گزرنے کے بعد انتظار گاہ میں اپنی اپنی نشستیں سنبھال کر براجمان ہوگئے، یہاں قریب ہی مصلے موجود تھا، جہاں نماز کی ادائیگی کے لیے بہترین انتظام موجود ہے، وقتی نمازیں تو ہم مسجد میں ادا کر چکے تھے، البتہ سفری نماز اور دوگانہ یہاں ادا کرنے کی سعادت میسر آگئی۔

اگلی منزل کی سمت پیش قدمی سے پہلے ہمیں یہاں قدرے انتظار کی صلیب پر رہنا پڑا، رات دھیرے دھیرے گزرتی جارہی تھی، اب الانتظار اشد من الموت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محاورہ بھی رہ رہ کر یاد آنے لگا، شب کے آخری پہر نقارہ بج اٹھا کہ قطر ائیر ویز کے مسافر تشریف لائیں، یہ فرحت انگیز اور نشاط بخش اعلان سن کر خراماں خراماں آگے بڑھے، آگے صادرین کی ایک قطار تھی، جس میں ہم بھی شرفائے شہر کی طرح بڑے پر سکون انداز میں کھڑے ہو گئے۔

چند لمحات گزرے تھے کہ ہوائی مہمان اپنا اپنا زادِ سفر ہوائی جہاز میں موجود کیبنوں میں رکھتے ہی اپنی اپنی طے شدہ نشستوں پر بیٹھ گئے۔

پھر سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ کے خوبصورت دعائیہ جملے ہماری زبانوں پر رقصاں تھے، مولا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ جب اپنی سواری کی پشت پر جلوہ افروز ہوتے تھے تو سیدھے براجمان ہونے کے بعد یہی دعا پڑھا کرتے تھے، اس دعا کی عجب تاثیر ہے، اس میں رب العالمین کی قدرت، صناعی اور کاریگری کا ذکر ہے، جس نے ہواؤں کے دوش پر اتنے بھاری وزنی جہاز کو محوِ پرواز کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کی طاقت، قوت اور قدرت کے بغیر ایک معمولی سی چیز فضا میں نہیں ٹھہرائی جا سکتی، چہ جائیکہ کئی سو ٹن لوہا، پھر زندہ انسانی اجسام کہ ایک ایک شخص دو دو من کا ہوتا ہے، پھر مال و متاع کے بکسے، بریف کیس، دستی ٹرالیاں (ہینڈ کیری)، ساز و سامان، تھیلے اور بیگ یہ سب کچھ ٹنوں کے حساب سے ہوتا ہے، اس کے باوجود یہ انسانی ہاتھوں سے بنی دیو ہیکل مشین اس وزن کو اٹھائے ۳۷ ہزار فٹ کی بلندی پر اڑائے لے جاتی ہے، پھر شب کی ظلمت، تاریکی، جہاز کی سبک رفتاری، منزل کا تعین، وقت کی پابندی، یہ سب کچھ محض اسی قدرت کاملہ کے تحت ہوتا ہے۔

پھر آیۃ الکرسی کا ورد شروع، حفاظت و صیانت کے لیے آیت الکرسی نسخہ اکسیر کا درجہ رکھتی ہے، پھر وہ دعاء تو اپنا عہد طالب العلمی سے وظیفہ اور معمول ہے، جسے شام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو پڑھا جائے تو صبح کے اُجالے تک ہر بلا، مصیبت اور پریشانی سے حفاظت ہوتی ہے، صبح کی پو پھٹتے ہی پڑھی جائے تو رات چھا جانے تک حفاظت کا وعدہ ہے، یہی وہ بہترین ذخیرہ سفر ہے جو مشکوٰۃ المصابیح میں موجود ہے، رحمت کائنات فخر موجودات ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی وہ دعا یہ ہے

بِسۡمِ اللہِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِهٖ شَیۡءٌ فِی الۡأَرۡضِ وَلا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

دعاؤں کا سلسلہ ابھی جاری ہی تھا کہ قطری ہوائی جہاز نے زمین پر رینگنا شروع کر دیا، رفتہ رفتہ جہاز نے اسلام آباد کے چکلالہ ائیر پورٹ کے رن وے پر آگے کی سمت بڑھنا شروع کر دیا، گزرتے لمحات کے ساتھ جہاز کی رفتار میں تیزی آنا شروع ہوگئی، جب ہوائی جہاز نے زمین چھوڑی اور فضا میں اٹھا تو سبحان اللہ کے الفاظ زبانوں پر جاری ہوگئے۔

کچھ ہی لمحات گزرے تھے کہ ہوائی جہاز ۳۷ ہزار فٹ کی بلندی پر اپنی اگلی منزل کی طرف رواں دواں ہو گیا۔

یہاں یہ بات عرض کردوں کہ ہم اسلام آباد ائرپورٹ سے پہلے کراچی پہنچے تھے، کراچی میں ملکہ کوہسار مری کے عظیم خطیب، قائد کوہسار حضرت مولانا قاری سیف اللہ سیفی صاحب زید مجدہ کے ہمراہ پہلی بار عظیم دینی درسگاہ جامعہ فاروقیہ پہنچے، جہاں عالم اسلام کی عظیم شخصیت حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب کی زیارت کی اور ان کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہوئے، ان کے بیٹے اور پوتے صادرین و وافدین کی دل و جان سے خدمت میں مشغول تھے، جامعہ فاروقیہ کراچی کے لیے بھی تھوڑا وقت اس طرح مل گیا تھا ابھی اگلی پرواز کی روانگی میں کچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت باقی تھا، کراچی سے ہمیں دوحہ کی پرواز پر دوحہ پہنچنا تھا، وہاں سے طرابلس کی طرف روانگی ہوئی۔

کراچی کے ہوائی اڈے سے ہم قطری ائرلائن پر سوار ہو گئے، قطر ائیرویز ڈھائی تین گھنٹے ہوا کی دوش پر برق رفتاری سے آگے کی سمت رواں دواں رہا، طے شدہ وقت کے مطابق قطر کے دارالحکومت دوحہ کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر جہاز نے فضا کی بلندی سے زمین کی طرف اترنا شروع کر دیا، کچھ دیر دوحہ کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پر جہاز چکر لگاتا رہا، پھر زمین پر اترا، وہی منظر اور وہی نظارہ تھا جو اسلام آباد سے فضا کی طرف پرواز لیتے ہوئے تھا۔

بارگاہ خداوندی میں کلمات شکر ادا کیے، جس نے اتنی بلندی سے بعافیت زمین پر اتارا، جس نے اپنی قدرت کا شاہکار دکھایا، جس نے اپنی کاریگری اور صناعی پر غور و فکر کرنے کی توفیق بخشی۔

یہاں یہ بات رہ رہ کر یاد آرہی تھی کہ کبھی ہم نے امارات ائرلائن پر بھی سفر کیا تھا، اس کی دلکشی، دلربائی، جاذبیت اور کشش رہ رہ کر یاد آرہی تھی، قطر ائیرویز میں دلکشی نہیں تھی، وہ دلربائی نہیں تھی، وہ جاذبیت اور کشش نہیں تھی، وہاں حسن وجمال بکھرا ہوا تھا جب کہ یہاں سادگی ہی سادگی تھی۔

دوحہ ائیرپورٹ پر ہم اتر گئے ہیں، مگر ہمارا سفر ابھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا، ہنوز دلی دور است والا محاورہ شاید یہاں درست بیٹھتا ہے، اگلی منزل کی سمت روانگی سے پہلے ہمیں یہاں انتظار کی صلیب پر ایک بار پھر چڑھنا پڑا، چند گھنٹے یہاں قیام کرنا پڑا، ان چند گھنٹوں کے انتظار کے لیے ہمیں قطری دارالحکومت کے کسی مہمان خانہ کی بجائے یہیں ائیرپورٹ پر رکنا پڑا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوحہ ائیرپورٹ پر اپنی تمام تر سادگی کے باوجود زائرین اور خریداروں کے لیے ساز وسامان موجود تھا، خلقِ خدا اپنی ہمت اور بساط کے مطابق خریداری میں مصروف تھی، دوحہ ائیرپورٹ کی سادگی سبحان اللہ مگر یہاں دنیا بھر سے آئے ہوئے مختلف شکلوں اور صورتوں والے انسانوں کا ایک ایک نمونہ موجود تھا، اسلامی اور شرعی لباس میں دکھائی دینے والے خوش نصیب بہت ہی کم تھے، آٹے میں نمک برابر، وہ بھی شاید ہمیں لوگ تھے جو پاکستان سے یہاں پہنچے تھے، جن کے سروں پر ٹوپی اور عمامہ، سفید شلوار اور قمیص اور ہاتھوں میں تسبیح، لبوں پر ذکر اللہ کے الفاظ رقصاں۔

دوحہ ائیرپورٹ پر ہماری نگاہیں اس طرف دیکھ رہی تھیں کہ بادہ نوشی کے شوقین مختلف الانواع شرابوں کی خریداری میں مشغول تھے، جتنی اور جس قدر شراب یہاں بک رہی تھی دوسری کوئی چیز نہیں بک رہی تھی، یہاں تک کہ پانی اور دودھ بھی اس قدر فروخت نہیں ہورہا تھا، یہ اسلامی ملک قطر تھا اور قطر کا دار الحکومت دوحہ اور دوحہ میں موجود بین الاقوامی ہوائی اڈہ۔

مملکت اسلامیہ قطر

قطر ایک آزاد اسلامی ریاست ہے، یہ چھوٹی سی ریاست گیارہ ہزار چار سو سینتیس مربع کلو میٹر پر پھیلی ہوئی ہے، اٹھانوے فیصد مسلمان یہاں رہتے ہیں، ریاست کا سرکاری مذہب اسلام ہے، مگر افسوس، شومئی قسمت کہ اسلام دشمنوں کا یہاں اس قدر زور، اثر ونفوذ ہے کہ غیر اسلامی حرکات وسکنات قبول کرنے میں ہی عافیت سمجھی جاتی ہے، خلیجی ممالک میں قطر وہ واحد ملک ہے جہاں مسلمانوں کو مارنے کے لیے آنے والی امریکی فوج بہت زیادہ تعداد میں ہے، افغانستان میں طالبان کی حکومت ختم کرنے کے لیے امریکی اتحادی افواج نے پورے خطے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قطر وہ ملک ہے جہاں امریکی افواج کی بڑی تعداد نے ڈیرے ڈال دیے تھے، اس کی فضائیں اور زمین استعمال کی جاتی اور مسلمانوں کی اینٹ سے اینٹ بجائی جاتی تھی۔

☼☼

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوحہ سے طرابلس کی طرف پرواز

دوحہ کے ہوائی اڈے پر چند گھنٹے گزرے، پھر ہماری اگلی منزل کی طرف روانگی کا وقت آن پہنچا، ہم نے طرابلس کی طرف روانہ ہونا ہے، طرابلس لیبیا کا دارالحکومت ہے، جو یہاں سے چند گھنٹوں کی مسافت پر دور ہے، ہم نقارہ بجتے ہی جہاز کی طرف روانہ ہوئے اور جا کر اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے، سنت کے مطابق ایک بار پھر دعاؤں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

چند گھنٹے ہوا کے دوش پر جہاز آگے کی سمت بڑھتا رہا، پھر طرابلس کی فضائی حدود میں داخل ہو گیا، طرابلس کی حدود میں داخل ہوتے ہیں فضائی میزبان نے فرحت انگیز اعلان کیا کہ ہم کچھ ہی لمحوں بعد تریپولی (لیبیا کا دارالحکومت) بین الاقوامی ہوئی اڈے پر اترنے والے ہیں، یہ اعلان سنتے ہیں ہمارے تن بدن میں مسرت وانبساط کی ایک تازہ سی لہر دوڑ گئی، کیونکہ ۳۷ ہزار فٹ کی بلندی پر، جہاز کے اندر کئی گھنٹے بیٹھنے سے آدمی بوریت محسوس کرنے لگتا ہے، باوجودیکہ جہاز میں دل بستگی کا ساز وسامان دستیاب ہوتا ہے، مسافر کے سامنے ایک ٹی وی نما مشین نصب ہوتی ہے، جس پر تلاوتیں، تقریریں وغیرہ دستیاب ہوتی ہیں، سنتے جائیے اور بوریت مٹاتے جائیے، مگر پھر بھی انبساط انگیز خبر یہی تھی کہ اب ہم طرابلس کے ہوائی اڈے پر پہنچنے والے ہیں، دوحہ سے طربلس پہنچنے میں چار گھنٹے سے زائد لگ گئے تھے۔

ہم بنام خدا طرابلس ائیرپورٹ پر اترے، بعافیت یہاں تک پہنچنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، جہاز سے نیچے آئے، اپنا سامان وصول کیا، یہاں جوں جوں ہم آگے بڑھتے گئے توں توں جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ کے ہمارے میزبان استقبالیہ میں ہمیں اھلاً وسہلاً مرحبا کہنے کے لیے موجود تھے، ہم نے اپنے جوازات السفر (پاسپورٹ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں جمع کروائے، ان پر الدخول (لیبیا میں داخل ہونے کی مہر) لگوایا، جن احباب نے اسلام آباد سے اپنا سامان بک کروایا تھا انہوں نے وہ وصول کیا، ہم ائیر پورٹ سے باہر آئے، یہاں شاہی لگژری، آرام دہ دیو ہیکل بسیں ہمارے لیے موجود تھیں، ہم ان میں سوار ہوئے اور طرابلس کی خوبصورت، دل کش اور حسن و جمال سے معمور شاہراؤں سے گزرتے ہوئے آگے کی سمت بڑھنا شروع ہوئے۔

ائیر پورٹ سے آدھے گھنٹے کی مسافت پر ہم وہاں پہنچے جہاں ہمارے لیے ٹھہرنے کا انتظام کیا گیا تھا، چونکہ ہماری میزبان تنظیم جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ کا مرکز یہاں ہی تھا، ہم چونکہ شاہی مہمان تھے اور ہمارا مہمان خانہ کلیۃ الدعوۃ الاسلامیہ کی عظیم الشان جامع مسجد کے قریب واقع تھا، مہمان خانے کے استقبالیہ میں خوش اخلاق میز بانوں نے تپاک سے ہمارا استقبال کیا، لبوں پر پھیلی مسکراہٹوں اور خندہ پیشانی سے ہمیں اھلاً وّسھلاً مرحبا کہا گیا، اس شاہی مہمان خانے میں ہمارے ٹھہرنے کے کمروں کی چابیاں ہمارے سپرد کی گئیں، پھر ہم اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے، ہر کمرے میں دو دو مہمانوں کے ٹھہرنے کی جگہ تھی۔

مجھے اور شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی مشتاق صاحب استاذ جامعہ فرقانیہ کوہاٹی بازار راولپنڈی کے لیے ایک کمرہ ریزو تھا، شاہی مہمان خانوں کو دیکھنے سے اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ حال ہی میں تعمیر ہوئے ہیں، اس بات کا ہمیں اس طرح اندازہ ہو رہا تھا کہ تمام تر سہولیات کے باوجود کچھ کچھ کمی محسوس ہو رہی تھی۔

کلیۃ الدعوۃ اور اس کی عظیم الشان لائبریری

شاہی مہمان خانہ میں ہم نے دو دن قیام کیا، یہاں ہم نے جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ کے زیر اہتمام چلنے والے کلیۃ الدعوۃ الاسلامیہ کو دیکھا، جس میں دنیا بھر کے مختلف ممالک سے آنے والے طلباء زیر تعلیم ہیں، ان میں گورے بھی ہیں، کالے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بھی، ایشائی ممالک کے بھی اور خلیجی ممالک کے بھی، کلیۃ الدعوۃ کے ساتھ ایک عظیم الشان لائبریری بھی قائم کی گئی ہے، جس میں قرآن کریم کی تمامی عربی تفاسیر، احادیث النبویہ کا بہترین مجموعہ، فقہ اسلامی، تاریخ اسلام اور جنرل نالج کی بے شمار کتابیں دیکھنے کو ملیں، اس لائبریری میں نمونے کے وہ قرآن کریم بھی دیکھے جو ہاتھوں سے لکھے گئے تھے، ارباب مطالعہ اور اصحاب شوق کی علمی تشنگی اور پیاس بجھانے کا بہت بڑا کتابی ذخیرہ اس لائبریری میں دستیاب ہے، مطبوعہ کتب کے ساتھ ساتھ قدیمی مخطوطے بھی اس عظیم الشان لائبریری کی عظمت کو چار چاند لگا رہے ہیں، لائبریرہ کا علمی ذخیرہ دیکھ کر تشنگان علم و عرفاں کی علمی پیاس بجھتی ہے۔

مکتبۃ الدعوۃ میں دنیا بھر سے آئے طلباء کے مطالعہ کے لیے نشستیں اور ان کے سامنے رکھی گئی میزیں بہت ہی آرام دہ ہیں، گھنٹوں بیٹھ کر مطالعہ کرتے رہیں تو تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی، یہی وہ عظیم الشان لائبریری ہے۔

ہمیں یہاں زیر تعلیم افریقی طالب علموں سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا، اسی طرح پاکستانی طلباء بھی یہاں زیر تعلیم تھے، ان کے ساتھ بھی نشست و برخاست کا موقع ملا، ان کے تعلیمی حال احوال جاننے کا موقع بھی میسر آیا۔

ہمارے پوچھنے پر ان طالب علموں نے ہمیں بتایا کہ ہمیں یہاں کلیۃ الدعوۃ میں ہمہ قسم سہولیات میسر ہیں، یہاں ہمارے ہمہ قسم ضروریات کا بہت عمدہ طریقے سے خیال رکھا جاتا ہے، تعلیم و مطالعہ کے لیے ایک خوشگوار ماحول میسر ہے، ہماری رہائشیں انتہائی صاف ستھری ہیں، ہمارے کھانے پینے کا بہترین انتظام ہے، ہمارے وظائف بہت معقول ہیں، ہماری جسمانی فٹنس کے لیے کھیل کے وسیع میدان موجود ہیں، ہماری روحانی تربیت کے لیے کالج کے ساتھ ہی عظیم الشان مسجد موجود ہے جہاں پنجگانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذان کے ساتھ جماعت ہوتی ہے، تعلیم وتربیت کا بہترین ماحول ہے جس سے ہم استفادہ کرتے ہیں۔

مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے ملاقات

کلیۃ الدعوۃ الاسلامیہ کی عظیم الشان جامع مسجد میں ہماری آمد کے بعد قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مد ظلہ جہری نمازوں کی امامت کروا رہے ہیں، ہم ان کے مقتدی ہیں، یہیں آکر ہمیں اندازہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو بے پناہ صلاحیتوں سے سرشار ومالا مال کرر کھا ہے، وہ بہت ہی خوبصورت آواز کے مالک ہیں، قرآنی تلاوت میں ایک سماں باندھ دیتے ہیں، جہاں بیٹھتے ہیں ماشاء اللہ ایک سماں باندھ دیتے ہیں،ان کی محفل میں عالمی حالات ، ملکی حالات وسیاست ہی موضوع سخن نہیں ہوتی بلکہ وہ ہمہ جہت شخصیت ہیں اوراسی تناظر میں وہ اپنے ہم نشینوں میں ایسی روح پھونک دیتے ہیں کہ وہ کچھ نہ کچھ اپنی زندگی میں کر گزرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

اسی موقع پر مجھے مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے پاس کچھ لمحے بیٹھنے کا موقع ملا، ماہنامہ آب حیات کا خصوصی نمبر اسلام اور پیغمبر اسلام زیور طباعت سے آراستہ ہوا، بندہ نے ان کی خدمت میں پیش کیا،وہ کافی دیر تک ماہنامہ آب حیات کے اس خصوصی نمبر کو دیکھتے اور مطالعہ کرتے رہے،دعاؤں سے نوازتے رہے۔

اسی موقع کو بندہ نے غنیمت جانتے ہوئے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا انٹرویو بھی کیا تھا،جس کے مشمولات انتہائی حیرت زا اور آنکھیں کھول دینے والے تھے،وقت اور حالات کی نزاکت کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت سے سوالات کیے اورانہوں نے انتہائی مثبت اور مدلل جوابات دیے، یہاں آگے چل کر ہم آپ کی خدمت میں وہ انٹرویو بھی پیش کریں گے۔

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب عظیم باپ مفکراسلام مولانامفتی محمود کے عظیم بیٹے ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے والد ماجد مفتی محمود صاحب کی بہت سے صفات رکھی ہیں، وہ اپنے والد کے حقیقی معنوں میں وارث ہیں، ان کے عظیم مشن کے امین ہیں، مولانا فضل الرحمٰن انتہائی سنجیدہ، دوراندیش اور مدبر سیاست دان ہیں، صرف ملکی حالات ہی نہیں بین الاقوامی سیاست پر بھی ان کی گہری نگاہ رہتی ہے، صوبہ سرحد اور بلوچستان میں جمعیت علماء اسلام کی بقاء اور سرگرمیاں آپ ہی کی بصیرت اور دم سے قائم ہیں، آپ کی بھرپور شخصیت ،آپ کا انداز سخن، آپ کا طرز گفتگو،آپ کا انداز تفہیم بڑے بڑے سنگ دلوں کو موم بنادیتا ہے اور کچھ سمجھنے پر مجبور کردیتا ہے۔

عوامی اجتماعات ہوں یا پارلیمنٹ ہاؤس آپ دلائل و براہین سے مزین ایسی گفتگو کرتے ہیں کہ ایک سماں باندھ دیتے ہیں، پیش بینی میں وہ سباق الاقدام ہیں، وہ عقابی نگاہ کے مالک ہیں،وہ آسماں کے اُفق کی سرخی سے ملکی سیاست کے مدوجزر کا اندازہ لگانے میں دسترس رکھتے ہیں، ان کی ان صلاحیتوں کا اپنے تو اپنے بیگانے بھی معترف ہیں۔

مولانا فضل الرحمٰن کو اللہ نے بے پناہ خوبیوں سے مالا مال کررکھا ہے، ان کی بصیرت اور صلاحیت سے اکڑی گردن والے حکمران بھی معترف ہیں، آج ہم ۲۰۰۷ء میں یہاں افریقہ میں موجود ہیں، مولانا کی علمی گفتگو سے ہم سارے ہی محظوظ ہورہے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا اردو زبان میں تقریر کرتے ہیں تو ایک سماں باندھ دیتے ہیں، عربی زبان پر بھی وہ دسترس رکھتے ہیں، پشتو تو ان کی مادری زبان ہے، پشتو میں جب گفتگو کرتے ہیں تو پشتو خواں اور پشتو داں لوگ بھی جھوم جھوم اٹھتے ہیں۔

حافظ حسین احمد صاحب سے ملاقات

اسی موقع پر ہماری ملاقات جناب حافظ حسین احمد صاحب سے ہوئی، یہ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی قائدین میں سے ہیں، کوئٹہ صوبہ بلوچستان سے تعلق ہے، کوئٹہ میں ان کا اپنا مدرسہ قائم ہے، بہت باصلاحیت آدمی ہیں، اپنی خداداد اور بے پناہ صلاحیتوں کی بدولت علمی حلقوں میں اپنی الگ پہچان رکھتے ہیں، وہ رکن پارلیمان ہوں یا رکن جمعیت دونوں ہی مقامات پر انہیں قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے، سنجیدگی سے زیادہ حس مزاح ان میں زیادہ پایا جاتا ہے، وہ الفاظ کی مالا پرونے پر ید طولیٰ رکھتے ہیں، وہ اپنی حس مزاح کی بدولت مجالس و محافل کو کشت زعفران بنادیتے ہیں، کبھی کبھار حسب موقع و حسب ضرورت وہ جذباتی پن کا مظاہرہ بھی کردیتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق صاحب سے ملاقات

اس سفر کے دوران ہماری ملاقات جمعیت علماء اسلام کے دوسرے دھڑے کے سربراہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے بھی ہوئی، مولانا سمیع الحق اکوڑہ خٹک کے عظیم مدرسہ جامعہ حقانیہ کے مدیر المہام ہیں، ماہنامہ الحق کے مدیر اعلیٰ ہیں، بندہ سے مصافحہ کے بعد پہلی بار تعارف ہوا، غائبانہ طور پر وہ جانتے تھے، ملاقات کے بعد بہت خوش ہوئے اور دعاؤں سے نوازا، ان کے ساتھ ان کے قریبی ساتھی بھی تھے، وقت مختصر تھا اس لیے مولانا سے تفصیلی ملاقات نہیں ہوسکی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا سمیع الحق صاحب عظیم باپ کے عظیم بیٹے ہیں،ان کے والد گرامی حضرت مولانا عبدالحق صاحب مرحوم عظیم انسان تھے،انہوں نے انتہائی نامساعد حالات میں اکوڑہ خٹک میں مدرسہ قائم فرمایا،شبانہ روز علمی مشاغل میں مصروف رہے،بہت ہی عمدہ طریقہ سے اپنا مدرسہ چلایا،ہزاروں طلباء نے جامعہ حقانیہ سے سند فراغت حاصل کی۔

مولانا سمیع الحق اوران کے والد کے تلامذہ اور شاگردوں کا حلقہ پاکستان،افغانستان،ایران اور دیگر بے شمار ملکوں تک پھیلا ہوا ہے،حقانی علماء پاکستان بھر میں اپنی علمی اور دینی خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں،مولانا سمیع الحق کے بیٹے مولانا راشد الحق سمیع اپنے والد کی نیابت میں ماہنامہ الحق کی ادارتی ٹیم کے ممبر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے انٹرویو

مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا کہ میں نے لیبیا کے دارالحکومت طرابلس کے شاہی مہمان خانے میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے ایک علمی نشست کی، جس میں میں نے ان سے ماہنامہ آب حیات لاہور کے لیے انٹرویو کیا،آپ کی خدمت میں اسی دوران میں نے ماہنامہ آب حیات کا خاص نمبر پیش کیا تھا، جسے دیکھنے کے بعد مولانا نے اسے وقت کی ضرورت قرار دیتے ہوئے مسرت وشادمانی کااظہار فرمایا،اس انٹرویو میں انہوں نے بہت ہی چشم کشا گفتگو فرمائی ہے،اسے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

آب حیات: حضرت ! بہت بہت شکریہ کہ آپ نے انٹرویو کے لیے وقت عنایت فرمایا، آج کل پاکستان میں روشن خیالی کا بڑا ڈھنڈورہ پیٹا جاتا ہے،اس بارے میں ہمارے قارئین کوآگاہ فرمائیں کہ روشن خیالی سے حکمران کیامراد لیتے ہیں اور یہ کس طرح کے روشن خیال بنانے کی باتیں ہورہی ہیں؟

مولانافضل الرحمٰن: حکومتی سرپرستی میں بیرونی قوتوں کی اشیرباد سے پاکستانی معاشرے کو سیکولر معاشرے میں تبدیل کرنے کی کوششیں ہورہی ہیں، مغرب میں عیسائیت کی اصلاح کے لیےایک نئی دنیا تخلیق کی گئی پاکستان میں بھی اسلام کی اصلاح کے لیے مغربی اصطلاحات سے مدد لی جارہی ہے، لفظ روشن خیالی کااستعمال ۱۹ویں صدی کے نصف آخر میں سوئٹزرلینڈ کے مؤرخ جیکب برک ہارڈ نے پہلی بار ۱۸۶۰ء میں اپنی کتاب میں کیا،۱۹ویں صدی میں مغرب میں ایسی تبدیلی آئی کہ وہ یکسر پرانے مغرب سے مختلف دکھائی دینے لگا،اس صدی نے پرانے طور طریقے اور رویے سب تبدیل کردیے، مذہب ،سیاست،معیشت،اخلاقیات ،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خاندانی رسم ورواج اور سائنس سب کچھ بدل گیا، یہاں تک کہ کلیسا میں بھی تبدیلی آئی، انفرادی اور سماجی رویے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئے، یہی تبدیلی تھی جس کے اثرات پوری دنیا میں پھیلے۔

لوتھر، ایراسمس، زونگلی اور کالون اصلاح مذہب کا علم لے کر اٹھے، یہ لوگ عیسائیت کی بگڑی ہوئی شکل کو سنوارنے کی غرض سے اٹھے، سنوار تو نہ سکے البتہ عیسائیت ان کے اقدامات سے منتشر ضرور ہوئی، عیسائیت اپنی اصل سے مزید دور چلی گئی، پروٹسٹنٹ فرقہ اسی تحریک کے بعد وجود میں آیا، عقائد کے لحاظ سے یہ بھی کیتھولک کی طرح اپنے اصل سے دور تھا، ان خرابیوں کو دور کرنے کے بجائے مذہب کو دیس نکالا دیا گیا، اداروں سے مذہب کا خاتمہ کیا گیا، مذہب کی جگہ سیکولر نظام متعارف کروایا گیا، مذہب کو صرف ذہنی عقائد اور ذاتی معاملات تک محدود کر دیا گیا، اصلاح مذہب کے علمبرداروں نے عیسائیت کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا، پوپ کے اختیارات کو محدود کرنے کی کوشش کی، مذہبی تشریح کا حق عام لوگوں کو منتقل کیا، جس کے مطابق ہر شخص کو انجیل کی من مانی تشریح کرنے کا حق حاصل ہوا، کلیسا جس طرح مذہب کی تعبیر و تشریح کرے عام لوگوں کے لیے اسے قبول کرنا ضروری نہیں، نتیجے کے اعتبار سے یہ انتہائی خطرناک عمل تھا۔

پرویز مشرف کے زیر کمان پاکستان میں بھی روشن خیالی کے عنوان پر اصلاحاتی پروگرام جاری ہے، پرویز حکومت کی اساس اسی پر ہے، اسی عنوان پر انہوں نے تعلیم کا میدان فری فار آل کر دیا ہے، پاکستانی یونیورسٹیوں میں مغربی طرز تعلیم کو فروغ دیا جا رہا ہے، غیر ملکی اسکول سسٹم متعارف کرایا جا رہا ہے، پاکستان کو تعلیمی تاجروں کی کھلی چراگاہ بنا دیا گیا ہے، اسلام اور نظریہ پاکستان کے اساسی تصورات کی نفی پر مبنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نصاب تعلیم پڑھایا جارہا ہے، مروجہ درسی نصاب ہماری نوجوان نسل کے ذہنوں کو خراب کررہا ہے۔

۱۹۷۶ء کا تعلیمی ایکٹ بھی روشن خیالی کی منہ زور ہواؤں کی زد میں ہے، قومی نصاب تعلیم کی تدوین اور درسی کتب کی تیاری جرمنی کے بین الاقوامی ادارے جی ٹی زیڈ کے سپرد کی گئی، پاکستانی اساتذہ کو روشن خیالی سے آراستہ کرنے کے لیے امریکہ روانہ کیا جارہا ہے، جہاں انہیں مختلف تعلیمی اداروں کا وزٹ کروایا جاتا ہے، لیکچرروں سے ملوایا جاتا ہے، ان کی برین واشنگ کی جاتی ہے، مختلف ورکشاپس میں ان کو لیکچرز دیے جاتے ہیں، یہ لوگ وہاں سے سیکھ کر آنے کے بعد یہاں کے تعلیمی اداروں میں مغربی تعلیم کو فروغ دینے کے لیے کوشاں ہو جاتے ہیں، اساتذہ کی تربیت کی ذمہ داری این جی اوز کو سونپی گئی، جنہوں نے مغربی ثقافت، مغربی طرز، مغربی بودوباش، اساتذہ کے ذہنوں کی طرف منتقل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

پاکستان میں دو سطحوں پر روشن خیالی کے عنوان پر تربیت کی جارہی ہے، ایک سطح بچپن کی تعلیم ہے، دوسری سطح اعلیٰ تعلیم ہے، ابتدائی تعلیم کے لیے ای سی ای یعنی Early Childhood Education کے نام سے منصوبے عمل میں لائے جا رہے ہیں، اس سطح کے لیے امریکی ادارے سی آر آئی یعنی چلڈرن ریسورس انٹرنیشنل ہے، اسلام آباد کے لیے اسکولوں میں مغربی طرز کی تربیت کا بیڑہ اس ادارے نے اٹھایا یادارالحکومت کے بعد صوبوں کی طرف رخ کیا گیا، اعلیٰ تعلیم کے نام پر مکمل روشن خیالی عام کی جارہی ہے، یونیورسٹیاں، اسکولز، تعلیمی ادارے تمام ہی مغربی تصور علم و تحقیق کے نام پر روشن خیالی کے درخت کو پانی دے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرویز مشرف نے تعلیم کے شعبہ سے لے کر قانونی ہتھیار تک روشن خیالی کی ترویج کے لیے کام کیا، پر روشن خیالی کو عام کرنے کی غرض سے ہی اس نے میڈیا کا جال پھیلایا، جسے روشن خیالی عام کرنے کی حد تک کھلی آزادی اور چھوٹ ہے، نیم برہنہ مردوں اور عورتوں کی دوڑ (میراتھن ریس) کروا کر اس روشن خیالی کا ثبوت دیا گیا، غیر محرم عورتوں سے مصافحے کرکے اس روشن خیالی کا ثبوت فراہم کیا گیا، ان کے نزدیک ہر پکا راسخ الخیال مسلمان تاریک خیال ہے، حالانکہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ وہ تھے جنھوں نے روشنی عام کی، ان کی آمد سے پہلے معاشرے میں اندھیرا تھا، نشان نور گم تھا، بچیاں زندہ گڑھے میں اتار دی جاتی تھیں اور بے شمار برائیاں تھیں ان سب کو ختم حضرت محمد ﷺ نے ہی کیا تھا، اس لیے مسلمان سب سے زیادہ روشن خیال ہے، پرویز مشرف اور مغرب نواز لوگ جس روشن خیالی کی بات کرتے ہیں وہ اسلامی تعلیمات سے متصادم ہے۔

آب حیات: مولانا! انتہاء پسندی کے عنوان پر بڑے زور وشور سے کام ہو رہا ہے اس بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں۔

مولانا فضل الرحمٰن: حکمران انتہاء پسندی کے خلاف خم ٹھونک کر میدان میں للکارے مار رہے ہیں، مگر یہ لوگ گہرائی میں اتر کر یہ نہیں سوچتے کہ آخر یہ انتہاء پسندی پھیل کیوں رہی ہے؟ انتہاء پسند جنم کیوں لیتے ہیں؟ میرے نزدیک انتہاء پسندی کی چند وجوہات ہیں، ایک وجہ اغیار کا سیاسی غلبہ اور استبداد ہے، انسان کے بنیادی حقوق کی پائمالی ہے۔

مغرب کے لادین عناصر، سامراجی نظام کے علمبردار، مسلم ممالک کے مطلق العنان آمر جب بھی انسان کے بنیادی حقوق پر شبخون مارتے ہیں، انسانی جانوں کو تلف کرتے ہیں، عقل پہ پہرے بٹھاتے ہیں، دین کے مٹانے کی سازشیں کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، نسل انسانی کو تباہ اور ان کے مال و دولت پہ قبضہ جماتے ہیں، ان افراد کو بنیادی انسانی حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے، تو فطری طور پر شدت پسند لوگ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں، رفتہ رفتہ یہی شدت پسند، سخت گیر لوگ انتہاء پہ پہنچ جاتے ہیں، جہاں پہنچ کر یا تو وہ اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دیتے ہیں یا دوسروں کی جان کے درپے ہو جاتے ہیں۔

پاکستان میں لوگ اپنے دین پر قائم دائم ہیں، پنجگانہ نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ذکر و عبادت میں مصروف ہیں، پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا، کلمہ اسلام کی بنیاد پر استوار ہوا، مگر مسلمان آج تک بنیادی حقوق سے محروم ہے، ہمارے وسائل پہ ایک مٹھی بھر طبقہ قابض ہے، جو نسل در نسل یہاں استیصالی نظام کی جڑیں مضبوط کر رہا ہے، مسلمان کی جان، اس کا گھر بار، اس کے اعزہ و اقارب، اس کی معیشت، اس کی معاشرت، اس کی ثقافت، اس کے کلچر، اس کی تہذیب اور اس کے تمدن کو برباد کیا جا رہا ہے، جب ایک مٹھی بھر طبقہ یہ سارے سیاہ کارنامے سرانجام دے گا تو پھر انتہاء پسندی پیدا ہوگی، کچھ لوگ ان ساری چیزوں، ان سارے حقوق کے دفاع کی خاطر اٹھ کھڑے ہوں گے، ظلم و ستم کے رد عمل کے طور پر کچھ لوگوں کا اٹھنا اور منزل مقصود تک پہنچنے کی کوشش کرنا یہی ان رسہ گیروں کو انتہاء پسندی دکھائی دیتا ہے۔

میرے نزدیک انتہاء پسند عناصر کے وجود میں آنے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں ایک طبقہ راتوں رات لکھ پتی سے لکھ پتی بن رہا ہے، مال دار سرمایہ کے زور پہ آگے بڑھ رہا ہے، مال سے محروم طبقہ کے مقدر میں محرومی لکھ دی گئی ہے، وہ خط غربت سے بھی نیچے جا رہا ہے، افلاس و غربت نے اس کے آنگن میں ڈیرے ڈال رکھے ہیں، اسی طرح عدل و انصاف سے محرومی بھی رد عمل کو جنم دیتی ہے، جب عدالتوں کے کٹہرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انصاف سے خالی ہوں گے جب وکیل اور جج رشوت کے بل بوتے پر فیصلے دیں گے تو محروم طبقات اپنے حقوق کی خاطر انتہاؤں تک جائیں گے۔

میرے نزدیک انتہاء پسندی پیدا ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس ملک میں صحت مند سیاسی ماحول موجود نہیں ہے، سیاسی آزادی پائمال کی جاتی ہے، جابرانہ سیاسی نظام، جس کی لاٹھی اس کی بھینس، جس کی حکومت اس کا قانون، یہ بھی لوگوں کو کچھ سوچنے پہ مجبور کرتا ہے، سیاسی استیصال کے خاتمے کے لیے کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور وہ جبر و قہر کے نظاموں سے ٹکرا جاتے ہیں، انہی کو یہ لوگ انتہاء پسند کہتے ہیں۔

پاکستان میں کچھ عرصہ سے انتہاء پسند عناصر جو وجود میں آئے ہیں تو یہ سراسر حکمرانوں کی مغربی پالیسیوں کو ملک میں نافذ کرنے کا ردعمل ہے، تہذیب اور کلچر کو بدلا جا رہا ہے، امریکہ کے حکم پہ ملکی پالیسیاں چلائی جا رہی ہیں، امریکی لڑائی ملک میں لڑی جا رہی ہے، ظلم ڈھایا جا رہا ہے، مجاہدین کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کیا گیا، ٹارچر سیلوں میں اذیت دی جا رہی ہے، مسلمانوں کے مکان نذر آتش کیے جا رہے ہیں، جن کے کھیت اجاڑ دیے گئے، مویشی ہلاک کر دیے گئے، نوجوانوں کی لاشیں گھروں کے آنگن میں خاک و خون میں تڑپائی گئیں، پھر مشتعل نوجوانوں کے جذبات کو حکمت عملی سے ٹھنڈا کرنے کے بجائے انہیں فوجی بوٹوں تلے روندا گیا، پھر دن کو آنکھیں دکھانا، مکے لہرانا یہ سب وہ باتیں ہیں جو انتہاء پسندوں کو نہ صرف پیدا کرتی ہیں بلکہ انہیں آئے روز مضبوط بھی کرتی ہیں۔

آبِ حیات: مولانا! سیکولرزم کی باتیں سننے میں آ رہی ہیں، ذرا اس کی وضاحت فرمائیں، سیکولر کیا ہے؟ حکومت کیا کرنے جا رہی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانافضل الرحمٰن: سیکولرزم مشرق کا نہیں بلکہ مغرب کا تجربہ ہے، یہ نظریہ دین کو علیحدہ اور دنیا کو علیحدہ رکھتا ہے، مغرب کے لوگوں نے صدیوں کشمکش کے بعد اسے اختیار کیا، مغرب والوں کے ہاں کئی صدیاں کلیسا اور ریاست کے درمیان اختیارات کی جنگ جاری رہی، مذہب والوں اور حکومت والوں کے درمیان ایک لمبے عرصے تک خونریز لڑائی جاری رہی، نتیجتاً کلیسا کو شکست ہوئی، مغربی معاشرے نے پوپ اور کلیسا کے خلاف دل کی بھڑاس نکالی، پوپ اور پادریوں کی بدعملی اور نااہلی کے خلاف یہ لوگ پھٹ پڑے، مذہبی لوگ حیات انسانی کی راہبری نہ کرسکے، مذہبی لوگوں نے زندگی کے چند پہلوؤں کو اپنا ہدف بنانا اور پوری یکسوئی سے اس پر محنت کی، حالانکہ حیات انسانی کا دائرہ بہت وسیع تھا، اس کی طرف انہوں نے توجہ ہی نہ دی، انسانی معاشرے کی بودوباش، صلاح وفلاح، تعمیر وترقی کی خاطر انہیں جس طرح کام کرنا چاہیے تھا انہوں نے نہیں کیا، اگر وہ وسیع البنیاد طریقوں سے کام کرتے تو معاشرے پہ ان کی دھاک بیٹھ جاتی، تبدیلی رونما ہوتی جو کہ نہ ہو سکی، یہی کشمکش تھی جس پہ ریاست غالب آئی، کلیسا ایک انفرادی اور مذہبی زندگی کے گوشے تک محدود ہو گیا۔

اہل کلیسا نے شکست تسلیم کی، ریاست کی شرائط کے سامنے ہتھیار ڈال دیے، ریاست اور کلیسا کے مابین ایک مفاہمتی فارمولہ طے ہوا، جس میں یہ بات واضح تھی کہ ریاست اپنا کام کرے گی، کلیسا اپنا کام کرے گا، دونوں ایک دوسرے کے کاموں میں دخیل نہیں ہوں گے، کتاب مقدس کے چند حوالے نقل کرکے اس فارمولے کو استحکام بخشا گیا، آج مغرب میں ریاستی نظام علیحدہ دکھائی دے رہا ہے اور کلیسا نظام حکومت سے کوسوں دور ہے، ارباب حل وعقد عقائد ونظریات سے بالاتر ہو کر قوانین ونظام وضع کرتے اور اس پر عمل کرتے چلے جا رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیکولر ایک نظریے کے طور پر مقبول ہوتا چلا گیا، مغربی ممالک نے پالیسی کے طور پر اسے تسلیم کیا، بلکہ اس کے فروغ کے لیے جارحانہ پالیسی اختیار کی گئی، سیکولر کے حق میں سیاسی پروپیگنڈے بھی کیے گئے، علمی اور تہذیبی دلائل سے بھی اسے تقویت پہنچائی گئی، اگرچہ کلیسا اور ریاست کے مابین جاری کشمکش کے دوران یہ اصطلاح عام نہ تھی، مگر بعد میں ۱۸۴۰ء میں جارج جیکب ہولی نامی ایک ٹیچر نے یہ اصطلاح متعارف کروائی، اس نے یہ اصطلاح یورپی ریاستوں کی کلیسا سے جان چھڑانے کے لیے متعارف کروائی تھی، کہ ریاست کو کلیسائی معاملات سے علیحدہ طور پر منظم کیا جائے، سیکولر ایسا نظام ہے جس کی بنیاد فطری اخلاق پر اور الہامی مذہب یا ماورائے فطرت آزادی کے اصولوں پر رکھی گئی ہے، یعنی ہر آدمی کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے بارے میں سوچ سکتے ہیں، ہر طرح کے موضوعات پر اختلاف رائے کا اظہار کر سکے، ہر طرح کے موضوعات جیسے خدا، روح کا غیر قانونی ہونا وغیرہ بحث مباحثہ کر سکے۔

سیکولر نظریے کے تحت ریاست کا انتظام مذہب کے بغیر تشکیل پاتا ہے، ریاستی ادارے مذہبی ہدایات سے آزاد ہو کر امور مملکت سرانجام دیتے ہیں، سیکولر ریاست کس سطح پر کسی بھی مذہبی تحریک سے تعلق نہیں رکھتی، امریکہ سیکولر اسٹیٹ ہے کیونکہ امریکی قانون کے مطابق وہاں کسی چرچ کے قیام کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

سیکولرزم میں انسان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، انسان کو پیدا کرنے والے خدا کا کوئی فعال کردار نہیں مانا جاتا، یہ نظام خدائی راہنمائی کے بغیر مادی اور انسانی راہنمائی کو اہمیت دیتا ہے، مغربی ریاستوں نے سیکولرزم کے نفاذ کو اپنی پالیسی کی اساس قرار دیا ہے، پرویز مشرف بھی اسی سیکولر سسٹم کو یہاں متعارف کراتے رہے، وہ مغربی ممالک کے شانہ بشانہ اپنے کو چلانے کے لیے مذہب سے جان چھڑانا چاہتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، ان کے بیانات سے یہی لگتا ہے وہ مذہبی معاملات کو عبادت گاہوں تک محدود کرنا اور ریاستی معاملات سے پاک کرنا چاہتے ہیں، انہیں معلوم ہونا چاہیے، وہ سیکولرزم اور اسلام میں کوئی چیز مشترک نہیں ہے، سیکولرزم اسلام کی مکمل ضد ہے، سیکولرزم خدا، آخرت اور الہام پر ایمان نہیں رکھتی، سیکولرزم کا بنیادی مفروضہ یہ ہے کہ دنیا میں مادی خوشحالی انسانی مسرت کا اہم ذریعہ ہے۔

پرویز مشرف صاحب نے زمام اقتدار سنبھالنے کے بعد کہا تھا کہ مصطفی کمال اتاترک میرے ہیرو ہیں، تو جس طرح مشرف کے ہیرو اتاترک نے مسلم امہ کا مرکز وحدت اور ادارہ خلافت ختم کیا، خلافت کی جگہ جمہوریت کا کھلونا دیا، مسلمانوں سے جہاد چھینا، یہودیوں اور عیسائیوں کو ہم پر تسلط جمانے کا موقع دیا، اسی طرح مشرف بہت آہستہ آہستہ اس کام میں صبح و شام کوشاں ہیں۔

آب حیات: مولانا! بنیاد پرستی کے خلاف بھی بڑی شد و مد سے واویلا کیا جارہا ہے، اس پر بھی ذرا روشنی ڈالیے۔

مولانا فضل الرحمٰن: مغرب اور مغرب نواز مسلمانوں کے اس گروہ کو بنیاد پرست یا Fundamentaist قرار دیتے ہیں، جس نے قرآن وسنت سے رشتہ استوار کیا ہوا ہو، وہ بغیر کسی معذرت یا جارحیت کے براہ راست اسلامی مصادر کی روشنی میں کام کرتا ہو، وہ کسی بھی معاشی یا معاشرتی تبدیلی کے لیے قرآن وسنت سے مدد لیتا ہو، اللہ کی تعلیمات اور حضرت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو حرز جان بنائے ہوئے ہو، وہ ساری دنیا سے ہٹ کٹ کر خالص اللہ کی مانتا ہو، اسے یہ لوگ بنیاد پرست کہتے ہیں، مغرب نواز حکمران اسی بنیاد پرستی کو مٹانے کے خواب دیکھتے ہیں۔

بنیاد پرستی یا اساسیت یا Fundamentalisem کی اصطلاحات، تاریخی اور فکری طور پر عیسائی فرقوں میں پائے جانے والے عقائد و رجحانات کے حوالے سے وجود میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئیں، ۱۸۲۸ء میں ہزاروی تحریک چرچ آف انگلینڈ میں پھیلی، عیسائی فرقوں میں اس نے گہرے اثرات چھوڑے، ۱۸۷۰ء میں اس کے اثرات سے امریکہ بھی نہ بچ سکا، عیسائی چرچوں کے لوگوں کا اس تحریک کی طرف رجحان ہونے لگا، اس تحریک کی بدولت کچھ ایسے ادارے وجود میں آئے، جو عقائد کے فروغ کے لیے کوشاں ہوئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ ظہور کی انتظار کر رہے تھے، ان کا خیال تھا کہ Churchage کا آغاز ہو چکا ہے، جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ دنیا میں آنا ہے بعض بنیاد پرستوں نے ان کی آمد کی تاریخ بھی مشہور کر دی، لیکن ان کے آنے سے پہلے ہیکل سلیمانی کو دوبارہ تعمیر کرنا ہوگا، جس کے لیے اسرائیلی ریاست کا وجود ضروری ہے، یہ بنیاد پرست عیسائی فرقے اسرائیلی ریاست کے قیام کے حمایتی بن گئے۔

ان لوگوں کو بنیاد پرست کہنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی ان کا کہنا تھا کہ حق بجائے خود الفاظ میں محفوظ ہوتا ہے، الفاظ کے معانی کبھی بدل نہیں سکتے، الفاظ زندگی میں تبدیلی لاتے ہیں، انہوں نے بائبل کو لفظاً لفظاً اللہ کا کلام مان کر یہ رائے قائم کی کہ بائبل کے الفاظ کی کوئی عقلی تعبیر و توضیح نہیں کی جا سکتی، الفاظ جیسے ہیں ان کو ویسے ہی مانا اور پڑھا جانا چاہیے، یہ لوگ ہر نئی چیز کو مردود قرار دیتے تھے، ہر نئی چیز کو عیسائی عقیدے کے منافی قرار دیتے تھے، یہی کچھ وجوہات تھیں جن کی بناء پر ان عیسائی فرقوں کو بنیاد پرست کہا گیا، رفتہ رفتہ مغرب نے یہ اصطلاح مسلمانوں میں پھیلائی، مسلمان حکمرانوں نے ہر اس شخص کو بنیاد پرست قرار دیا جو صحیح طور پر قرآن و سنت کا متبع اور پیروکار ہے اور دین اسلام کی تعلیمات کو اصل روح کے مطابق مانتا ہے۔

آب حیات: مولانا! ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد دہشت گردی کا لفظ بہت سننے میں آرہا ہے، اس کی وضاحت فرمائیں کہ بکثرت یہ اصطلاح استعمال کرنے سے حکومت اور مغرب کیا کہنا چاہتے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا فضل الرحمٰن: دہشت گردی کی آج تک جامع اور مانع تعریف نہیں کی جا سکی، کہ دہشت گردی کا واویلا کرنے والوں کے نزدیک کون سی چیز دہشت گردی کے زمرے میں آتی ہے اور کون سی نہیں؟ آج امریکہ اور مغربی ممالک جس چیز کو دہشت گردی سے تعبیر کر رہے ہیں وہ خود اس میں سب سے زیادہ پیش پیش ہیں، افغانستان کے نہتے اور بے یار و مددگار مسلمانوں کے خلاف سب سے خوفناک اسلحہ استعمال کیا گیا، ان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی گئی، کئی سالوں سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے افغانی مسلمانوں کا جینا دوبھر کر رکھا ہے، عراق میں خانہ ساز مفروضوں کو سامنے رکھتے ہوئے امریکہ نے اسے تاخت و تاراج کر ڈالا، ہزاروں مسلمان مارے گئے، ۱۹۴۵ء میں ہیروشیما اور ناگاساکی دو جاپانی شہروں پہ ایٹمی تجربہ امریکہ نے کیا جس سے آج تک وہاں مفلوج بچے پیدا ہو رہے ہیں، دنیا کے دیگر کئی ممالک پہ امریکہ نے ناپاک حملے کیے، بے قصور لوگوں کو مارا، ان کے گھر اجاڑے، ان کے کاروبار تباہ کیے، انہیں بے وطن کیا، امریکہ اپنے ہی فارمولے کے مطابق یہ بھی دہشت گردی ہے۔

امریکہ مسلمانوں سے دشمنی رکھتا ہے، اس لیے ان کی معمولی سی نقل و حرکت کو دہشت گردی سے تعبیر کر دیتا ہے، ورنہ ساٹھ سالوں سے اسرائیل مسلمانوں کے خلاف کیا کچھ نہیں کر رہا، ان کی زمین پر اس نے قبضہ کر لیا، ان کے مکان اجاڑ دیے، فلسطینی مسلمانوں کے کاروبار تباہ ہو گئے، تمام ترجدید ساز و سامان اسرائیل کے اسلحہ ڈپوؤں میں موجود ہے، آج تک امریکہ نے اسرائیل کو دہشت گرد نہیں کہا، کشمیر میں انڈیا کے لاکھوں فوجی مسلمانوں کے خلاف کارروائیاں کر رہے ہیں امریکہ اسے دہشت گرد نہیں کہتا، اس لیے کہ جہاں مسلمانوں کے خلاف کارروائی کی جائے وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امن پسندی اور جہاں مسلمان اپنے دفاع کے لیے اٹھ کھڑے ہوں اسے دہشت گردی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

مسلمان دہشت گردی پر بالکل یقین نہیں رکھتے، کتاب اسلام قرآن حکیم نے جگہ جگہ جہاد کا ذکر کیا ہے، جہاد کا مقصد ظلم، تعدی، ناانصافی، فتنہ وفساد، قتل وغارت اور بدامنی کو دور کرنا قرار دیا ہے، جب تک ناانصافی ختم نہ ہو عدل قائم نہیں ہو سکتا، جہاد معاشرتی، معاشی اور سیاسی عدل کے قیام کا ذریعہ ہے، جہاں ضرورت پڑے یہ جہاد قلم کے ساتھ ہو گا، جہاں ضرورت پیش آئے اسلحے سے ہو گا، کہیں تعلیم وتربیت کے ذریعے جہاد ہو گا، جہاد حقوق انسانی کی بحالی اور تحفظ کے لیے ہوتا ہے، مسلمان دہشت گرد نہیں مجاہد ہوتا ہے۔

اسلام کا تصور جہاد ایک اصلاحی عمل ہے، جو ظلم و قتل اور استحصال کو ختم کرنے، امن وسلامتی، عدل وانصاف کے قیام کے لیے ہاتھ، زبان اور دل ودماغ کے استعمال کو اور اپنی جان اور اپنے مال کو بازی پر لگادینے کو ایک انسانی فریضہ قرار دیتا ہے، پھر جہاد خواہ مخواہ افراتفری پیدا کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس کے لیے کتابوں میں باقاعدہ اصول وضابطے موجود ہیں، جو شریعت مطہرہ نے طے کیے ہیں، ان شرائط کے ساتھ ہی جہاد شرعی کہلائے گا۔

آب حیات: مولانا! اس وقت دنیائے کفر میڈیا کے ذریعے اپنا پیغام دنیا بھر میں پہنچا رہی ہے، کیا مسلمان علماء، دانشور، قائدین اپنا پیغام پہنچانے کے لیے ٹی وی چینل کی ضرورت محسوس نہیں کرتے؟

مولانا فضل الرحمٰن: بالکل محسوس کرتے ہیں، اس پر کچھ عرصہ پہلے انڈیا کے بڑے علماء نے مشاورت بھی کی تھی، ٹی وی کی افادیت اور عدم افادیت پہ دلائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی دیتے گئے، مگر کوئی حتمی فیصلہ نہ ہو سکا،اس بارے میں مفتیان کرام ہی بہتر فیصلہ دے سکیں گے کہ شرعی لحاظ سے اس میں کوئی قباحت ہے یا نہیں۔

آب حیات: آب حیات کے قارئین کے لیے کوئی پیغام؟

مولانا فضل الرحمٰن: مخلصانہ اور بے لوث انداز میں اعلاء کلمۃ الحق کے لیے کام کیا جائے،اسلام کی سربلندی کے لیے تعاون علی البر پر عمل کیا جائے، میں نے آب حیات کا خصوصی شمارہ دیکھا ہے،ماشاء اللہ دل خوش ہوا، ماہ نامہ آب حیات نظریاتی بنیادوں پر کام کر رہا ہے،آب حیات جیسے رسائل عصر حاضر کی اہم ترین ضرورت ہیں،اکابرین کی تحریروں کی روشنی میں اپنے مشن کو جاری رکھے۔

میرا جی چاہتا تھا کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب تفصیلی انٹرویو کروں، لیکن مولانا کے اشارے پر ہی اتنی مختصر سی نشست ہوئی۔

طرابلس سے نیجر کی طرف

طرابلس میں چند روز قیام کے بعد اب ہمیں افریقی ملک نیجر کے شہر اغادیس میں جانا تھا، روانگی سے قبل ہمیں اپنے قابل عزت میز بانوں نے ایک ایک ہینڈ بگ تحفتاً عنایت کیا، جس میں صحرائے کبریٰ کے گرد و غبار سے بچاؤ کا معمولی اور مختصر سا سامان تھا، ہم نے اپنے بریف کیس، ہینڈ کیری اور دیگر لوازمات یہیں شاہی مہمان خانے میں چھوڑ دیئے تھے،آفتاب غروب ہوئے بھی دو ڈھائی گھنٹے بیتے تھے کہ اعلان کیا گیا کہ تمام احباب علی الصبح جب اندھیرا ہو تو بیدار ہو جائیں، شاہی مہمان خانے میں ناشتہ سجا ہو گا، نماز سے پہلے ہی ناشتہ کر لیں، چونکہ ہمارے اس سفر میں شیخ عبداللہ جبران ساتھ تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشیخ عبداللہ جبران کی خدمات

عبداللہ جبران اسلام آباد میں جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ کے مندوب ہیں، آپ انتہائی خوش اخلاق، خوش مزاج، ملنسار، خداترس، مہمان نواز، انسان دوست، ہمدرد، بہی خواہ اور محسن انسان ہیں، دس سال پاکستان میں قیام، اس دوران جمعیت الدعوۃ کے کاز اور مشن کو ملک کے اطراف واکناف میں پہنچایا، امریکی استعمار کے خلاف برسرپیکار الجماھیریہ کی بھرپور ترجمانی کی، شیخ جبران بہترین منتظم اور معاملہ فہم آدمی ہیں، وہ انسانی نفسیات کا مطالعہ رکھتے ہیں، مردم شناسی، موقع شناسی ان کی پہچان ہے، کم گو مگر شب وروز محنت شاقہ کا عادی ہے، اپنے گردوپیش کا مطالعہ اور عالمی حالات وحوادث پہ بڑی عمیق نظر ہے، بنگلہ دیشی، افغانی، نیپالی اور پاکستانی وفود مختلف الاحوال، متنوع المزاج اور منتشر الخیال ہوتے ہیں، اس کے باوجود عبداللہ جبران بہت اچھے انداز میں ان کو ڈیل کرتے ہیں۔

اگلی منزل کی سمت روانگی

ہم صبح سویرے بیدار ہو گئے، ابھی افق پہ معمولی سی سفیدی دکھائی دے رہی تھی، مؤذن کی سحر انگیز اذان نے مشام جاں کو معطر کرڈالا تھا، بلبلیں نغمہ سنج اور چڑیاں چہچہا رہی تھیں، اللہ تعالیٰ کی مخلوق اپنے خالق کی ثناء وستائش میں مصروف تھی، احباب نماز کے لیے خانہ خدا مسجد میں پہنچے، ناشتہ حسب اعلان شاہی دسترخوان پر لگ چکا تھا، انواع واقسام کی اشیاء دسترخوان پر سجی تھیں۔

نماز کے بعد شاہی سواریاں کلیۃ الدعوۃ الاسلامیہ کی مسجد کے پڑوس میں شاہی مہمان خانے سے معمولی فاصلے پہ کھڑی تھیں، ہم نام خدا براجمان ہوئے، نسیم صبح پوری طرح عطربیز تھی، اس کے خوشگوار جھونکے جسم وجان کو راحت بخش رہے تھے، طرابلس کی شاہراؤں کا حسن وجمال، کشادگی اور قدرت کی صناعی پہ سبحان اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورد زبان تھا، شاہی سواری اصول وضوابط کی تمام تر پابندی کے ساتھ برق رفتاری سے ہوائی اڈے کی سمت بڑھ رہی تھی، لیبیا کی ذہین وفطین عوام دوست حکومت نے عوامی تقاضوں کے پیش نظر کھلی کھلی اور کشادہ سڑکیں تعمیر کی ہیں، شاہراؤں کی کشادگی کے راستے میں حائل تمام رکاوٹوں کو عبور کرکے ارباب بست وکشاد نے بہترین عوامی خدمت سرانجام دی ہے، ویرانیوں کوآبادیوں میں بدلا ہے، صحرا کو سرسبز وشاداب بنایا ہے، جھونپڑیوں کو محلات کی شکل دی ہے۔

آفتاب عالمتا کی کرنیں چھن چھن کر سرسبز وشاداب دھرتی، پھولوں، پتیوں اور کھلیانوں کو چمک دے رہی تھیں، ہوا کے خوش گوار تازہ جھونکے، بحر ابیض المتوسط کی متلاطم موجیں، درختوں کی ایستادہ صفیں، شاخوں اور کھلیانوں کی لہراوٹ دماغ کوتازگی بخش رہی تھی، صبح صبح ہی ہم ہوائی اڈے پہ پہنچ گئے، جہاں کچھ لمحے ٹھہرے، ہوائی اڈے کے مہمان خانے میں حسب منشاء تواضع کی گئی، پھر ایک قطار کے ذریعے ہم رن وے پہ کھڑے افریقن ائرلائنز کے جہاز کی سمت بڑھے، اپنے ہمراہ مختصر سا سامان کیبن میں رکھ کر نشست گاہ پر بیٹھے، اوراد، وظائف اورادعیہ ماثورہ پڑھیں، تمام مسافروں کے براجمان ہوتے ہی الافریقیہ (افریقن ائرلائن کا جہاز) رن وے پر چلنا شروع ہوا، کافی دیر چلتا رہا، دور جاکر اس نے ایک زقند لگائی اور حیرت انگیز طریقے سے پہلے ترچھا پھر سیدھا ہوکر محوپرواز ہوا، الافریقیہ نے زمین چھوڑ دی اور رفتہ رفتہ فضامیں بلند ہوتا چلا گیا۔

الافریقیہ ایسا جہاز ہے جو افریقی صحراؤں میں بسنے والے غریب کالوں کی بھرپور عکاسی کررہا تھا، خدمت گار، فضائی میزبان جو الافریقیہ میں اپنی خدمات سرانجام دے رہی تھیں بھی کسمپرسی کے عالم میں تھیں، ہزاروں فٹ کی بلندی پر محوپرواز جہاز میں مسافروں کو پیٹ پوجا اور ریفریشمنٹ کے لیے بھی کچھ نہ کچھ درکار ہی تھا، مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میز بانوں کی طرف سے الافریقیہ میں مہمانوں کو پیش کیا جانے والا کھانا اور سامان ریفریشمنٹ بھی کسی غریب، مسکین، لاچار، مجبور اور مقہور الحال انسانوں کی غمازی کر رہا تھا، کوئی چیز کسی طریقے اور سلیقے کی نہیں تھی۔

ہم نے اس سے پہلے اماراتی ائرلان پر بھی سفر کیا تھا وہاں انواع واقسام کے کھانے پیش کیے جاتے تھے، ایک بل بجانے پر دودو میز بان سرعت سے حاضر ہو جاتے تھے مگر یہاں کوئی حال قابل بیان نہیں ہے، الافریقیہ نہ ہی اماراتی ائرلائن کی طرح تھا اور نہ ہی اس کا سفر آرام دہ تھا اور نہ ہی اس میں پیش کی جانے والی خدمت قابل داد اور قابل رشک تھی، فضائی میز بان بھی سادگی کی اعلیٰ مثال تھے، ان میں کسی قسم کی چالاکی، طراری نہیں تھی، بس گزارہ لائق سروس تھی۔

چند گھنٹے کا یہ سفر تھا، الافریقیہ میں رہ رہ کر خدا یاد آرہا تھا، اللہ اللہ کر کے ہم افریقی ملک نیجر کے شہر اغادیس میں پہنچے، اعلان ہوا کہ ہم چند لمحوں بعد اغادیس ائرپورٹ پر اترنے والے ہیں، جہاز بلند ترین فضا سے زمین کی سمت اترنا شروع ہو گیا، جہاز اغادیس ائیرپورٹ پر اتر گیا، یہ سہ پہر تھی، جب سورج اپنی پوری شدت اور حدت کے ساتھ اغادیس کی دھرتی پر گرمی پھینک رہا تھا، یہاں سخت ترین گرمی تھی، سورج غضبناک تھا، یوں لگ رہا تھا کہ سورج آگ برسا رہا ہے، ہر طرف لو چل رہی تھی۔

حفاظتی اقدامات اور لو سے بچاؤ کے لیے سب اپنے اپنے رومال منہ اور ناک پر رکھ کر سورج کی حدت اور لو کے گرم تھپیڑوں سے بچ رہے تھے، اغادیس ائیرپورٹ پہ ہی ایک کھلا سا ہال تھا جہاں مہمانوں نے کچھ دیر سر چھپایا، ہلکے پھلکے پنکھے چل رہے تھے جو ٹھنڈی ہوا کی بجائے گرم ہوا دے رہے تھے، ہر شخص پسینہ سے شرابور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا، سرتاپا پسینہ میں ڈوبا ہوا تھا، قیامت کا منظر لگ رہا تھا، جہاں ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے بقدر پسینہ میں شرابور ہوگا۔

اغادیس ائیر پورٹ پہ بھی شاہی سواریاں موجود تھیں، ان گاڑیوں کی فرنٹ سکرین پہ جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ کا سبز اسٹکر نمایاں دکھائی دے رہا تھا، ہم سرعت و عجلت سے ان گاڑیوں پر سوار ہوئے، یہ شاہی سواریاں ہمیں لے کر کسی مہمان خانہ کی طرف روانہ ہو گئیں، یہ گاڑیاں اغادیس شہر کی ایک اکلوتی شاہراہ سے گزر کر ایک کھلے میدان میں جا رکیں۔

اس میدان میں ایک طرف چھوٹی بڑی بے شمار گاڑیاں کھڑی تھیں، ایک طرف سائبان کے نیچے افریقی طباخ اور باورچی مہمانوں کے لیے کھانا تیار کر رہے تھے، ایک گوشے میں بڑا سائبان جدید طرز تعمیر کا شاہکار دکھائی دے رہا تھا، جس کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنائی گئی تھی، اسی طرح اس کی وہ دیواریں جن کی بدولت گرمی اور لو سے بچا جا سکتا تھا وہ بھی اسی نوع سے بنائی گئی تھیں، اس بڑے سائبان کے نیچے کرسیاں اور میز سجے تھے، جن پر مہمانوں کو کھانا پیش کیا جاتا تھا، ساتھ ہی ایک شامیانہ تھا جہاں بیٹھنے کا اہتمام کیا گیا تھا کھانا تناول کیا، اس کے بعد شاہی سواریوں پر سوار ہو کر ایک پنج ستارہ ہوٹل میں پہنچے۔

پنج ستارہ ہوٹل

پنج ستارہ ہوٹل، آپ کیا جانیں پنج ستارہ ہوٹل کیا تھا؟ یہ پنج ستارہ ہوٹل ایسا دلکش ہوٹل تھا کہ کبھی دماغ سے اوجھل نہیں ہوگا، اسے فراموش کرنا چاہوں پھر بھی نہیں کر پاؤں گا، پنج ستارہ ہوٹل کی بیرونی فصیل مٹی سے بنی تھی، اس کا آنگن مٹی سے اٹا ہوا، کمرے کچے مٹی سے بنے ہوئے، راہداریوں پہ بجری ڈالی گئی تھی، ایک فریج جس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشروبات تھے، صحن میں کچھ درخت تھے، چھوٹے چھوٹے کمرے، جن میں پنکھے ہوا دے رہے تھے، سادگی اور دلکشی، جاذبیت ودلربائی یہاں واضح طور پر دکھائی دے رہی تھی۔

پنج ستارہ اس ہوٹل کے ساتھ وابستہ یادوں میں سے دو کبھی بھی فراموش نہیں کر سکوں گا، ایک اس ہوٹل کا مطبخ (کچن) جہاں ایک دیو ہیکل افریقی ہمارے لیے صبح صبح ناشتہ تیار کرتا تھا، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بے شمار نعمتوں کی بہار یہاں دکھائی دے رہی تھی، مہمانوں کی بے تکلفی ملاحظہ فرمایئے کہ خود ہی اس مطبخ میں باری باری تشریف لاتے اور اپنے ہاتھوں سے ناشتہ اٹھاتے اور لے جا کر ایک سادہ سے ڈائننگ ہال میں بیٹھ کر تناول فرماتے۔

سبحان اللہ اس کالے رنگ کے لمبے تڑنگے افریقی کو دیکھ کر حیرت ہوتی تھی، کبھی کبھی یوں خیال انگڑائیاں لیتا کہ شاید انڈہ توڑنے اور اس سے آملیٹ بنانے کا طریقہ قرون اولیٰ کے لوگوں سے وراثتاً یہاں پہنچا ہے، یہ کالا قوی الجثہ چھریرے بدن والا افریقی اپنے ہاتھ کی قوت وطاقت سے انڈہ توڑتا تھا، انڈہ اس کی ضرب کاری سے شکست وریخت سے دوچار ہو جاتا تھا، اس کی زردی سے افریقی نوجوان کے ہاتھ نہ صرف پیلے ہو جاتے تھے بلکہ اچھی طرح تزئین وآرائش ہوتی دکھائی دے رہی تھی، اگر متبادل کوئی انتظام ہوتا یا بھوک برداشت ہو سکتی تو شاید ہم کبھی بھی یہ ناشتے اور کھانے تناول نہ کرتے مگر مجبوری میں مرتے کیا نہ کرتے اسی افریقی کے دست سے تیار شدہ آملیٹ اور ناشتے کرنے پڑے اللہ کی شان جس قدر اس کے عمل سے گھن آتی تھی اس سے کہیں بڑھ کر اس کے دست سیاہ سے تیار کردہ ان آملیٹوں میں لذت تھی، ایک آملیٹ کھانے کے بعد شکم سے آواز آتی ھل من مزید؟۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا وہ منظر کبھی بھی فراموش نہیں کر سکوں گا، جس کو یاد رکھنے کے لیے میں نے اپنے کیمرے سے تصویر بھی بنائی تھی، کیمرے کی آنکھ نے اس منظر کو محفوظ کر لیا تھا، میرے ریکارڈ میں آج بھی وہ تصویر موجود ہے، وہ یہ کہ ایک نوجوان افریقی رات کے کسی پہر تھک تھکا کر اس پنج ستارہ سادہ سے ہوٹل کے آنگن میں ریت پہ ہی سو گیا تھا، ہم صبح جب نماز کے لیے اٹھے تو یہ مدہوشی کے عالم میں خراٹے لے رہا تھا، ہم نے اس ریت کے ذرات پر جب اپنے برہنہ پاؤں رکھے تو اندازہ ہوا کہ افریقہ کے سلگتے ریگزار دن کے اجالے میں کس قدر تپش رکھتے ہیں، آفتاب ان پر کرنیں نہیں آگ برساتا ہے، پاؤں دن کے اُجالے میں جھلستے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کی ایڑیوں میں موٹے موٹے شگاف پڑے ہوئے ہیں، یہ اسی حدت و شدت کی بناء پر، اجالے میں ان ریتلے ذرات پر آگ برستی ہے جب کہ رات کی تاریکی اور سناٹے میں دھیرے دھیرے ماہتاب خنکی بکھیرتا ہے، یہ ذرات پرسکون ہو جاتے ہیں، ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، جی چاہتا ہے کہ صبحگاہی میں برہنہ پا ان ذرات پر خوب چہل قدمی کی جائے، جب ان ذرات کی برودت پہ چلتے ہوئے جسم و جان میں فرحت و انبساط پیدا ہو شاعر مشرق، قلندر لاہوری کی طرح یوں آرزو کرے

لذت سرود کی ہو چڑیوں کے چہچہوں میں
چشمے کی شورشوں میں باجا سا بج رہا ہو
گل کی کلی چٹک کر پیغام دے کسی کا
ساغر ذرا سا گویا مجھ کو جہاں نما ہو
ہو ہاتھ کا سرہانا، سبزے کا ہو بچھونا
شرمائے جس سے جلوت، خلوت میں وہ ادا ہو

اپنے رفیقان سفر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پنج ستارہ ہوٹل میں ہمارے ساتھ جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ کے مندوب الاستاذ شیخ عبداللہ جبران کے علاوہ محترم قاری وسیم احمد عباسی، جناب ابوبکر صاحب صدر کمیٹی جامع مسجد حنفیہ فریدیہ علیوٹ مری، جناب اورنگ زیب عباسی نمائندہ خصوصی روزنامہ اوصاف، خطیب کوہسار جناب مولانا قاری سیف اللہ سیفی صاحب کے علاوہ اسلام آباد کے مولانا نذیر فاروقی صاحب، مولانا ظہور احمد علوی صاحب اور دیگر کئی حضرات تھے۔

مطلق العنان حکمران کا سیاہ کارنامہ

یہ ۲۰۰۷ کے اوائل کا زمانہ تھا، جب اسلام آباد میں پرویز مشرف کی ایماء پر وفاقی دارالحکومت سے کئی مساجد شہید کردی گئی تھیں، اس سیاہ ترین کارنامے کے خلاف لال مسجد کے خطیب حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب اوران کے برادر اصغر مولانا غازی عبدالرشید شہید نے بڑی جرأت سے صدائے حق بلند کی تھی، حکومت کو لال مسجد کی غیر لچکدار آواز کے باعث جان کے لالے پڑے ہوئے تھے، حکومت نے ایک گہری سازش کے تحت راولپنڈی اور اسلام آباد کے علماء کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا، اتفاق سے ہمارے اس سفر میں کچھ یہی علماء تھے جو بظاہر لال مسجد والوں کا ادب واحترام کرتے ہیں مگر اندر سے ان کو ایک لمحہ کے لیے لال مسجد سے بلند ہونے والی آواز پسند نہیں ہے، میں نے لال مسجد اور مولانا عبدالعزیز کے ان مخالفین کو دوبدو کہہ دیا تھا کہ آپ نے لال مسجد کی مخالفت کا صلہ پلاٹ کی شکل میں پایا، بعد میں مجھے اسلام آباد سے طلاع ملی تھی کہ حکومت نے بیس پلاٹ الاٹ کیے۔

ان لوگوں کی نت نئی دلیلوں اور حکمت بھرے ارشادات کو سننے اور جواب دینے والا میں اکیلا شخص تھا، ان لوگوں کا مؤقف یہ تھا کہ مولانا عبدالعزیز اور غازی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالرشید غلط کر رہے ہیں، میں ان کی خدمت میں یہ عرض کناں تھا کہ جناب! جن سخت ترین اور سیاہ ترین حالات سے پاکستانی قوم گزر رہی ہے اس کا تقاضا ہے کہ لگی لپٹی کے بغیر جرأت رندانہ اور حریت فکر سے اعلائے کلمۃ الحق کیا جائے، مجرم کو جرم دار گردنا جائے، جابر حاکم کے سامنے کلمہ حق کہا جائے، کاسہ لیسی اور لیپا پوتی سے جان چھڑائی جائے، میں نے حضرات کے سامنے سخت مؤقف اختیار کیا، جس پر یہ لوگ سخت ناراض ہوئے، مجھے جذباتی پن سے ہٹ کر ٹھنڈے دل ودماغ سے سوچنے کی تلقین کی، لیکن میں لال مسجد کے مؤقف کو درست سمجھ رہا ہوں، جان آنی جانی ہے، مگر مزہ اس زندگی کا ہے جو کلمہ حق کہتے کہتے ختم ہو جائے، سستی، کاہلی اور مفاد پرستی کی زندگی کوئی زندگی نہیں ہے۔

اوروں کا ہے پیام اور میرا پیام اور ہے
عشق کے درد مند کا طرز کلام اور ہے

جولائی ۲۰۰۷ء کے پہلے عشرے میں جنرل پرویز مشرف کے حکم پر فوج لال مسجد پر چڑھ دوڑی اور سب کچھ تہس نہس کر کے رکھ دیا، بارود سے سب کچھ بھون دیا اور فاسفورس سے سب کچھ راکھ بنا ڈالا۔ اب میں ان مولویوں کو قاتلین لال مسجد کہتا ہوں، اس پر لوگ ناک بھوں تو چڑھاتے ہیں، کیونکہ ہر کوئی اپنی تعریف وستائش ہی سننا چاہتا ہے، اپنے جرائم سے اٹھتا پردہ دیکھ کر دکھ پہنچتا ہے۔

تھوڑا سا تذکرہ افریقی ملک نیجر کا

اغادیس نیجر کا ایک شہر ہے، نیجر ایک افریقی ملک ہے جو خشکی میں گھرا ہوا ہے، یہ شمالی افریقہ میں واقع ہے، اس کے شمال میں لیبیا اور الجزائر ہے، مغرب میں مالی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برکینا فاسو ہے، جنوب میں بنین اور نائجیریا ہے، جب کہ مشرق میں چاڈ ہے، یہاں کا اکثر و بیشتر حصہ بے آب و گیاہ ہے، کچھ علاقہ پہاڑی بھی ہے، گو بیگوزین یہاں کا بلند ترین پہاڑ ہے، جس کی بلندی چھ ہزار دو سو چونتیس فٹ ہے، دریائے نیجر اور ڈلیا یہاں کے مشہور دریا ہیں۔

نیجر کی آب و ہوا گرم اور خشک ہے، اوسط درجہ حرارت ۸۴ درجے فارن ہائیٹ ہوتا ہے، نیجر کا رقبہ ۸۹۱۸۹ مربع میل ہے، ایک کروڑ دس لاکھ پر مشتمل آبادی ہے، ایک مربع میل علاقے میں اکیس افراد رہتے ہیں، آبادی کا اسی فیصد دیہاتوں اور بیس فیصد شہروں میں رہتا ہے، ہاؤسا، جرما، فولانی اور ٹاورگ یہاں کے مشہور قبائل ہیں۔

نیجر کی سرکاری زبان فرانسیسی ہے، ہاؤسا اور فولانی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں، ۸۰ فیصد مسلمان یہاں رہتے ہیں، بیس فیصد عیسائی اور دیگر مذاہب کے لوگ ہیں، نیامی دارالحکومت ہے، زندر، مرادی، طاؤہا اور اغادیس مشہور شہر ہیں، مختلف علاقوں میں تبلیغی جماعتوں کی آمد و رفت رہتی ہے، نو وارد تبلیغی جماعتوں کو یہاں اپنا پیغام پہنچانے میں دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، زبان نہ جاننے کی وجہ سے مشکلات درپیش رہتی ہیں۔

نیجر کے قانون میں سات سال سے پندرہ سال تک عمر کے بچوں کو سکول میں داخل کرانا ضروری ہوتا ہے، اٹھائیس فیصدی لوگ پڑھے لکھے ہوتے ہیں، پندرہ فیصد بچے سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، پاکستانی مدارس کی طرح دینی تعلیم کے مراکز یہاں نہیں ہیں، سے (Say) کے مقام پر ۱۹۸۷ء میں اسلامی یونیورسٹی قائم کی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیجر میں شرح پیدائش تین فیصد ہے، ایک ہزار میں سے باون بچے ولادت کے وقت ہی فوت ہو جاتے ہیں، نیجر حکومت نے شہروں، قصبوں، دیہاتوں اور گاؤں کی سطح تک ہسپتال، ڈسپنسریاں اور زچہ بچہ سنٹرز قائم کر رکھے ہیں، ڈاکٹروں اور طبیبوں کی سخت قلت ہے، دور دور تک معالج کا نام ونشان نہیں ملتا، ۱۴۱ ۳۵ افراد کے لیے ایک ڈاکٹر اور سات سو افراد کے لیے ایک نرس ہوتی ہے۔

نیجر دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے جو اقوام متحدہ کے باقاعدہ رکن ہیں، اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا ممبر ہے، افریقی یونین میں اس کا بڑا نمایاں کردار ہے، جی ۷۷ کا رکن ہے، اسی طرح غیر جانب دار ممالک کی تحریک کا بھی ممبر ہے، نیجر میں صدر برائے نام کام کرتا ہے، جب کہ وزیر اعظم چیف ایگزیکٹو ہوتا ہے، ۸۳ افراد پر مشتمل ایک پارلیمنٹ ہوتی ہے، جو اپنا وزیر اعظم منتخب کرتی ہے۔

دنیا کے جن ممالک میں حوادثات کی گردش رہی ان میں سے ایک نیجر بھی ہے، جس کے تاریخی پس منظر میں مؤرخین لکھتے ہیں کہ ۶۰۰ عیسوی سے اٹھارہ سو عیسوی تک کے درمیانی عرصہ میں یہاں شونگھائی، ہاؤسا اور فولانی قبایل کی راجدھانی رہی، سولہ سو عیسوی میں طاورگ قبائل نے شمال میں فیڈریشن قائم کی، ۱۸۹۰ء میں اسے فرانسیسی مغربی افریقہ میں شامل کیا گیا۔

نیجر کے لوگ اس کے خلاف سراپا احتجاج بن کر اٹھ کھڑے ہوئے، عوام مسلح بغاوت پر اتر آئے، برطانیہ نے ۱۹۱۴ء تک اس کی موجودہ سرحدیں قائم کر دی تھیں، ۱۹۲۲ء میں اسے فرانسیسی نوآبادی اور ۱۹۵۸ء میں اسے آزادی کا پروانہ دے دیا گیا ، ۳ اگست ۱۹۶۰ء کو فرانس نے نیجر کو آزاد کر دیا، ۱۹۶۰ء ہی میں حمانی ڈیوری ملک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے صدر منتخب ہوئے، پھر ۱۹۶۵ء میں دوبارہ اور ۱۹۷۰ء میں تیسری بار اقتدار کا ہما حمانی ڈیوری کے سر پر بیٹھا۔

سخت مزاج حمانی نے متعدد سیاسی جماعتوں کی سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگادی تھی، ۱۵ اپریل ۱۹۷۴ء میں منتخب صدر کا دھڑن تختہ کر کے خاکی وردی پوش لفٹیننٹ کرنل سینی کونچے نے مارشل لاء لگادیا، یہ وہ وقت تھا جب نیجر کو قحط سالی نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا، مارشل لائی عصاء بھی اس قحط سالی کو ختم نہ کر سکا۔

۱۵ مارچ ۱۹۷۶ء میں کیپٹن سیدی محمد نے سینی کونچے کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا، جسے کونچے کی وفادار فوج نے ناکام بنادیا، کیپٹن سیدی محمد کو سیکورٹی فورسز نے گرفتار کرلیا، ان کے ہمراہ نو دوسرے فوجی بھی تھے، طویل ترین مارشل لاء کے بعد ۱۴ نومبر ۱۹۸۷ء میں کرنل علی صیبو نیجر کے صدر بن گئے، دسمبر ۱۹۸۹ء میں دوبارہ انہیں تخت شاہی پر بٹھایا گیا۔

۱۷ اکتوبر ۱۹۹۱ء میں وزارت عظمیٰ کا تاج احمد وچینو کے سر پر سجایا گیا، ۱۹۹۳ء کے انتخابات میں مہمانے عثمان نیجر کے صدر بنے اور محمد والسو وزیر اعظم بن گئے، مارشل لائی دور کی لعنت اور نحوست ختم کرنے میں مہمانے عثمان نے مرکزی کردار ادا کیا اور نہایت حکمت عملی کے ساتھ دیس کے چوکیداروں کو بیرکوں میں واپس بھیج دیا۔

۱۹۹۳ء میں حزب اختلاف نے حزب اقتدار کو مزہ چکھانے کا فیصلہ کیا، چنانچہ ۸۳ ارکان پر مشتمل پارلیمان کے ۳۳ ارکین نے دوبارہ بائیس دن تک مسلسل اسمبلی کا بائیکاٹ کیا، یہ دور سخت افراتفری کا دور تھا، ملکی حالات انتہائی مخدوش تھے، مہمانے عثمان نے حالات کو سدھارنے کے لیے صالح عبداللہ کو وزیر اعظم مقرر کیا مگر انہیں اس وقت سخت ندامت اور شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا جب ارکان پارلیمان نے انہیں اعتماد کا ووٹ نہیں دیا، یوں وہ اس منصب پر براجمان ہونے سے محروم رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲ جنوری ۱۹۹۵ء میں انتخابات ہوئے، ہما عمادو وزیر اعظم بن گئے، ابھی منتخب حکومت کا سال نہیں گزرا تھا کہ ۲۷ جنوری ۱۹۹۶ء میں کرنل ابراہیم نے کالے بوٹوں سمیت تخت شاہی پر چڑھ کر مہمانے عثمان کی حکومت کو روند ڈالا، مسلمان ملک پر ایک بر پھر مارشل لاء کی نحوست نے ڈیرہ ڈال دیا۔

فوجی کرنل نے ایک بار پھر سیاسی جماعتوں کو نکیل ڈال دی، سرگرمیاں معطل کر دیں، آئین کا تیا پانچہ کر دیا، امریکہ اور فرانس نے مارشلائی بدمعاشی کو قبول نہیں کیا، سخت غصے کے عالم میں اسلامی ملک کے باشندوں کی امداد سے دونوں ملکوں نے ہاتھ کھینچ لیا، تاہم ایک فوجی مسٹر بوکاری کو وزیر اعظم بنا دیا گیا۔

جولائی ۱۹۹۶ء کو کرنل ابراہیم بارے نے عہدہ صدارت سنبھال لیا، یوں صدر بھی فوجی اور وزیر اعظم بھی فوجی، دونوں وردی پوشوں نے مل کر عوام کا خوب حشر نشر کیا۔

اقتدار کے پجاری، ہوس اقتدار میں مدہوش کرنل ابراہیم بارے نے تخت شاہی پر براجمان ہونے کے بعد بدعنوانیوں اور کرپشن کی انتہاء کر دی تھی، چنانچہ اسے بدعنوان لیڈر قرار دے کر قتل کر دیا گیا، ۲۴ نومبر ۱۹۹۹ء کو ایک بار ریفرنڈم کے ذریعے نیا آئین وجود میں آیا۔

نومبر ۱۹۹۹ء میں اسی آئین کے تحت انتخابات ہوئے، ٹنجہ محمدو کو ابراہیم بارے کی جگہ نیا صدر منتخب کیا گیا، ۲۰۰۰ء میں ہما عمادو کو وزیر اعظم بنایا گیا، اس روداد کے مطالعہ سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جہاں بھی مسلمان ملک ہو گا وہاں استعماری اور شیطانی قوتیں اپنا کھیل کھیلے بغیر سکون سے نہیں رہ سکتیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں فوجی ڈکٹیٹروں نے زیادہ عرصہ شاہی تخت پر اپنے بوٹ جمائے رکھے، یہی وجہ ہے کہ یہ ملک قلاش، مفلوک الحال اور معاشی زبوں حالی کا شکار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اغادیس میں سیرت النبی ﷺ پر بیان

یہ ربیع الاول کا پہلا عشرہ تھا، ہم پنج ستارہ ہوٹل کے آنگن میں بیٹھے تھے، حصول برکت کے لیے ہم نے اپنے طور پر محفل سیرت النبی ﷺ منعقد کی، جس میں احباب نے اظہار خیال کیا، ایک قریبی مسجد میں دیوانوں کا ہجوم تھا، میں نے پنج ستارہ ہوٹل سے باہر کھڑے موٹر سائیکل والے افریقی سے بات کی کہ مجھے اس محفل میں لے چلیں، چونکہ افریقہ میں رکشہ کی جگہ موٹر سائیکل ہی سے کام لیا جاتا ہے، افریقی نے مجھے بائیک پہ سوار کر لیا اور سیدھا مسجد میں پہنچا دیا، میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور دعا پڑھتے ہی مسجد میں داخل ہو گیا، مسجد میں حاضرین مجھے دیکھ کر استقبال کے لیے کھڑے ہو گئے، ایک افریقی مقرر محو بیان تھا، مجھے دیکھ کر احتراماً اپنا خطاب بند کیا اور مائیک میرے سپرد کیا، میں نے عربی زبان میں بیان شروع کیا، افریقی میزبان نے فرانسیسی میں میرے بیان کا ترجمہ کیا، بیان کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

حمد وصلاۃ کے بعد۔ افریقہ کے سلگتے ریگزاروں اور تپتے صحراؤں پہ رہنے والے مسلمانو! ہم آپ کے مہمان پاکستان سے آئے ہیں، ہمیں ایک نسبت نے یہاں جمع کیا ہے، کہ ہم مسلمان ہیں، اسلام ہمارا دین ہے، اللہ ہمارا رب ہے، حضرت محمد مصطفے ﷺ ہمارے نبی ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو رحمت للعالمین فرمایا ہے، آپ ﷺ کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی، بنی اسرائیل کے آخری تاجدار نبوت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کی آمد سے پہلے خوشخبری سنائی تھی کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام نامی احمد ﷺ ہو گا، گویا آپ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعائے ابراہیم علیہ السلام، نوید مسیح علیہ السلام بن کر تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد قیامت کی صبح تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔

جتنے نبی دنیا میں تشریف لائے وہ ایک عظیم الشان نبی کے تشریف لانے کی خوشخبری سناتے رہے، اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی امت عطا فرمائی جو کسی اور نبی کو نہیں دی، حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا جلیل القدر نبی اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ اے اللہ! آخری زمانہ میں ایک امت آئے گی جو نیکی کی دعوت دے گی اور برائی سے روکے گی، یہ امت مجھے دے دی جائے، ارشاد ہوا موسیٰ! یہ نبی احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہے، پھر عرض کیا کہ مولا! میں اپنی تختیوں میں لکھا دیکھ رہا ہوں کہ ایک امت آئے گی جو نیکی کا ارادہ کرے گی تو ایک نیکی کا اجر پائے گی، نیکی کرنے کے بعد سات سو نیکیوں کا اجر پائے گی، مولا! یہ امت مجھے دے دے، ارشاد ہوا موسیٰ یہ امت نبی احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہے، سات درخواستیں کیں، ہر درخواست کا یہی جواب آیا کہ یہ نبی احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہے، آخر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تختیاں ایک طرف رکھ دیں اور عرض کرنے لگے اے اللہ! اگر یہ امت مجھے نہیں مل سکتی تو مجھے اس امت کا ایک فرد بنا دے۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے صلیب پر لٹکانا چاہا، اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کی، یہودیوں کی سازش ناکام بنا دی اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا، قرآن حکیم بتاتا ہے کہ یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا اور نہ ہی سولی پہ چڑھایا، ان کو اشتباہ پڑ گیا، آج بھی عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر موجود ہیں، قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے، دمشق کی جامع مسجد کے میناروں پہ دو فرشتے لائیں گے، وہاں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیڑھی کے ذریعے مسجد میں اتریں گے، آپ اپنی رسالت و نبوت کا نہیں بلکہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت کا ڈنکا بجائیں گے، رسالت محمدیہ ﷺ کا پرچار کریں گے۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ افریقہ کے تپتے صحراؤں اور سلگتے ریگزاروں پہ نام نہاد پیروکاران مسیح علیہ السلام غلط فہمیاں پیدا کر کے مسلمانوں کو عظیم الشان نبی حضرت محمد ﷺ اور ان کے عظیم دین، دین اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں، مگر افریقہ کے دوستو! اسلام سچا دین ہے، اللہ تعالیٰ نے اسلام کو سچا دین قرار دیا ہے، جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دین کو تلاش کرے گا وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا، حضرت محمد ﷺ کی پیروی میں نجات ہے، حضور ﷺ کی اتباع سے اللہ راضی ہوتا ہے، کسی کے دجل و فریب میں نہ آیئے، صرف اور صرف محمد عربی ﷺ کے طریقوں کے مطابق آگے بڑھیے، کسی کی سازش کا شکار نہ بنیں، مال و دولت، ڈالر اور سونا یہ سب دنیا کی چیزیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے آخرت میں بہت کچھ رکھا ہے، اگر ہم اپنا ایمان سلامت لے کر دنیا سے چلے گئے تو ہم کامیاب و کامران ہیں، اگر ڈالروں کی چمک دمک اور چھنکار کے سامنے ایمان جیسی عظیم الشان دولت ڈھیر کر دی، ایمان فروخت کر دیا تو ہم تہی دست و تہی دامن ہو جائیں گے، ہم اپنے آقا و مولیٰ حضرت نبی کریم ﷺ کو کیسے منہ دکھائیں گے؟

ہم آج دل کی اتھاہ گہرائیوں سے جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ کے لیے دعا گو ہیں جس نے ہمیں پاکستان سے اٹھایا اور افریقہ کے سلگتے ریگزاروں پہ حیات مستعار گزارنے والے مسلمان بھائیوں سے ملایا، آج یہاں اغادیس میں ہر طرف رحمت للعالمین ﷺ کی محبت اور عقیدت رکھنے والے مسلمان دکھائی دے رہے ہیں، جن کو اسلام اور ایمان بہت عزیز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں استعماری طاقتوں اور سامراجی قوتوں نے مسلمانوں کا استیصال کیا، مسلمانوں کی زبان ان سے چھین لی، مسلمان سے مسلمان کی پہچان چھین لی، مسلمان کا دین مٹانے کی ناپاک کوشش کی، اسلامی ثقافت اور کلچر ان غریب مسلمانوں سے چھین لیا، مگر جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ کوشاں ہے کہ مسلمان کا لوٹا ہوا اثاثہ اسے واپس دلائے، چھینا ہوا مال انہیں واپس مل جائے، ان کے مذہبی شعائر انہیں پھر سے مل جائیں، ان کی روشن وتاباں کتاب کی روشنی انہیں پھر سے نصیب ہو جائے، اہل اسلام کے قلوب میں ایمان وایقان کی روشنی، محنت اور جہد وکاوش سے ہی باقی رہے گی، جس کے لیے جمعیت بہت فکر مند ہے۔

میں اپنے افریقی بھائیوں سے عرض کروں گا کہ وہ دنیا کی عارضی اور فانی زندگانی میں آنے والی مشکلات، مصائب وآلام کی قطعاً پروانہ کریں، آخرت کی زندگانی بڑی طولانی ہے، وسیع اور کشادہ ہے، وہاں دوام بھی ہے اور بقاء بھی، یہاں اگر بہت سی چیزوں سے آپ محروم ہیں تو جنت میں جاتے ہی یہ تمام چیزیں آپ کو مل جائیں گی، جہاں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا، رحمت للعالمین ﷺ کی زیارت سے شرف یاب کیا جائے گا، جنت کی بے شمار نعمتیں ملیں گی، پھر سکھ اور چین کی زندگی ہوگی اور آپ ہوں گے، بس اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے طریقوں پر چلتے رہیے، آپ ﷺ کی محبت وعظمت کے گیت گاتے اور نغمہ سرائی کرتے رہیے، دینی محافل کو رونقیں مہیا کرتے رہیں، دینی مجالس کو اپنی حاضری کے ساتھ چار چاند لگاتے رہیں، اپنے ایمان وایقان کی حفاظت کیجیے، اللہ ہم سب کا حامی اور ناصر ہو۔

شوق دعوت وتبلیغ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شوق دعوت اور افریقیوں سے ملاقات کی تمنا مجھے اس نورانی محفل میں لے گئی تھی، ہمارے ہمراہی احباب کو جب اس کا علم ہوا کہ راقم الحروف کسی افریقی کی معیت میں پنج ستارہ ہوٹل کے مرکزی دروازہ سے کہیں روانہ ہو گیا ہے تو سخت بے چین وپریشان ہوئے، بسیار تلاش کے باوجود انہیں علم نہیں ہو سکا کہ میں کہاں پہ موجود ہوں؟ کچھ لمحوں بعد جب میں واپس آیا تو احباب نے فرمایا کہ یہاں کے حالات دگرگوں ہیں، اغواکار اغوا کر کے لے جاتے ہیں، جیبیں صاف کر دیتے ہیں، بندے غائب کر دیتے ہیں، آپ اکیلے نہ نکلتے، یہ پاکستان نہیں افریقہ ہے، یہاں کوئی بھی ناخوشگوار حادثہ رونما ہو سکتا ہے، غربت ہے، قلاشی ہے، مفلسی ہے، اللہ ہی جانتا ہے کہ یہ لوگ مال ودولت ہتھیانے کے لیے کیا سلوک کریں؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسی کسی پریشانی سے اس نورانی محفل کی بدولت محفوظ رکھا۔

اغادیسیوں میں قلاشی

اس سے قبل عصر کی نماز کے بعد مجھے کسی جگہ سے کچھ رقم ملی تھی، خدا جانے کہ مقامی لحاظ سے اس کی قدر کیا تھی؟ میں نے پنج ستارہ کچے ہوٹل کے مرکزی دروازے سے باہر موجود گداگروں، تونگروں اور سائلوں میں سے ایک کو دے دی، اب جس جس گداگر کو اطلاع ملتی کہ یہاں رقوم تقسیم ہو رہی ہیں تو ادھر ادھر سے بے شمار گداگر کاسہ گدائی لیے آن پہنچے، ہر شخص دست سوال دراز کیے جا رہا تھا، ان میں مستورات ومکشوفات کے علاوہ مرد بھی تھے، جو رقم تھی وہ بانٹ دی تھی، باقی اتنے بڑے جم غفیر کی اس مالی پریشانی کو سمجھنا اور ان کی پریشانی کا حل نکالنا اس وقت دیار غیر میں ڈھونڈنا اور تلاش کرنا بڑا مشکل کام تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احباب کے کان ایک بار پھر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ مولانا! یہاں جان کی امان پائیں، یہاں جان چھڑانا مشکل ہو جائے گی، ساتھیوں نے بتایا کہ ہم لوگ ایک بار افریقی ملک چاڈ آئے تھے، یہاں غریب افریقیوں نے ہماری ویسکوٹیں تک اتار لی تھیں، ہماری گھڑیاں تک اتار لی تھیں، ان کو صرف اتنا معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے پاس بانٹنے اور تقسیم کرنے کے لیے کچھ کیسوں میں موجود ہے، تعجب ہوتا ہے کہ ہم جدھر سے گزرتے تو بچے اور بچیاں سائلانہ انداز میں دست سوال دراز کرتی تھیں، مگر ہم ان سے بھی زیادہ یہاں افریقن صحرا میں کنگال تھے، یہ لوگ اس قدر قلاش اور مفلس دکھائی دے رہے تھے کہ کسی کے تن پر بوسیدہ کپڑے تھے، کسی کے بال پراگندہ اور غبار آلود تھے، کوئی برہنہ پا تھا، وہ ہماری ظاہری وضع قطع اور عربی شہزادوں والے لال رومال اور سر پر ٹوپیاں دیکھ کر یہ خیال کرتے تھے کہ یہ کوئی عربی ملکوں سے آئے شہزادے اور شیخ ہیں۔

اغادیس کے مفلوک الحال

اغادیس کے لوگ مفلوک الحال اور قلاش ہیں، یہاں چھوٹا سا اکلوتا بازار ہے، جس میں لوگ اپنے معمولی سے کاروبار میں مصروف ہیں،، انتہائی درجے کی غربت ہے، یہ مسلمان ملک کا ایک چھوٹا سا شہر ہے، دور دور تک مسجدوں اور مدرسوں کا نشان نہیں ملتا، مجھے ایک دیندار افریقی ملا جو ائیر پورٹ کے قریب سے عصر کے بعد گزر رہا تھا، میں نے اس کے ہاتھ میں بوسیدہ سا ورق دیکھا جس پر چند قرآنی آیات لکھی ہوئی تھیں، ایک مسجد اور مکتب اس میدان کے کنارے دکھائی دے رہی تھی، جہاں ہم کھانا کھانے کے لیے جایا کرتے تھے، یہ بھی جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ کے خرچے سے بنی ہے، اس پر لیبیا حکومت نے اخراجات برداشت کیے ہیں، شہروں کی پوزیشن تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں یہی دکھائی دی، ہاں البتہ کئی جگہوں سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں صدائیں آرہی تھیں، یہ شاید اغادیس کے چھوٹے بڑے قصبات سے آتی تھیں۔

ہماری بے بسی

ہم اس صحرا میں اپنے کو بے بس اور بے کس محسوس کر رہے تھے، نہ ہمارے لیے یہاں کوئی مقامی ترجمان تھا اور نہ ہی کوئی راہبر تھا، جو ہمیں مقامی حالات سے آگاہ کرتا، جو ہماری یہاں رہنے والے مشاہیر سے ملاقات کرواتا، جو ہمیں یہاں کے مقامی دینی اداروں یا تعلیمی دانشگاہوں کی سیر کرواتا، لیکن میری حساس طبیعت کچھ نہ کچھ کرنے اور حاصل کرنے پر مجبور کرتی جا رہی تھی، یہی وجہ ہے کہ میں آج آپ کے دامن میں کچھ سوغات منتقل کرنے کی پوزیشن میں ہوں۔ الحمد للہ علی ذالک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبائل صحرائے کبریٰ کی دوسری کانفرنس

اگلے روز اغادیس ایئرپورٹ سے چند میل کے فاصلے پر صحرائے کبریٰ کے قبائل کی دوسری تاریخی کانفرنس تھی، جو اغادیس کے ایک گراؤنڈ میں ہونا تھی، اس کانفرنس کے لیے دنیا بھر سے مسلمان علماء وزعماء، سیاسی قائدین تشریف لائے ہوئے تھے، استقبالیہ کیمپ میں ایسے لوگوں نے کتبے اور بینرز بھی اٹھا رکھے تھے، جو ابھی ابھی مسلمان ہو کر آئے تھے، یہ لوگ سینکڑوں کی تعداد میں تھے۔

لیبیا کے صدر کرنل معمر القذافی نے صحرائے کبریٰ کے قبائل سے بہت ہی دردمندانہ خطاب کیا، جس میں انہوں نے ان قبائل کو باہمی اختلافات فراموش کرنے کی تلقین کی، اسلام کی حقانیت اجاگر کی، مسلم امہ کی ضروریات کا ذکر کیا اور استعماری قوتوں کی ریشہ دوانیوں کا پردہ چاک کیا۔

عظیم الشان ولادت رسول ﷺ کانفرنس میں شرکت کے لیے عصر کی نماز کے بعد ہم لوگ اس مٹی سے بنے کچے پنج ستارہ ہوٹل سے جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے، تنگ وتاریک راہوں سے ہماری شاہی سواریاں گزرتے ہوئے ایک بہت بڑے میدان کے باہر پہنچیں، جہاں خلق خدا ہر طرف موجود دکھائی دے رہی تھی، افریقی بچے، بوڑھے اور جوان جوق در جوق اس میدان کی طرف آرہے تھے۔

اس وسیع اور عریض میدان کے مرکزی دروازے پر حفاظتی انتظامات غیر معمولی تھے، ہر آنے والے کی جامہ تلاشی لی جارہی تھی اور واک تھرو گیٹ سے گزارا جاتا تھا، لمبی لمبی قطاریں بنی ہوئی تھیں، چیکنگ کیا تھی گویا پلصراط سے گزرنا تھا، گرمی بھی زوروں پر تھی، ہر شخص پسینہ سے شرابور تھا، تفتیشی مرحلے سے گزر کر ہر شخص میدان میں پہنچ رہا تھا، جہاں ہر سمت مختلف قسم کے بینرز اور جھنڈے لہرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے، پلاسٹک کی چٹائیاں ہر سمت بچھی ہوئی تھیں، پاکستانی اور دیگر مہمانوں کے لیے سبز قالین بچھے تھے، پاکستانی حضرات اور دیگر مہمانوں کو اسٹیج کے قریب بٹھادیا گیا۔

افریقی نوجوان نعت خوانی میں مصروف تھے، رنگ برنگے لباس والے، افریقیوں نے ہر شخص کی توجہ اپنی طرف مرکوز کر رکھی تھی، مردوں کے علاوہ عورتوں اور بچوں کی خاص تعداد بھی یہاں موجود تھی، جو ولادت رسول ﷺ کانفرنس میں شریک تھی۔

ولادت مصطفےٰ ﷺ کانفرنس سے دیگر مہمانوں کے علاوہ کرنل معمر القذافی نے تفصیلی خطاب کیا، جو قریباً پون گھنٹے پر مشتمل تھا، پروگرام کے اختتام پر حاضرین بکھرنے لگے۔

مرکزی دروازوں کی طرف بڑھنے لگے، اپنی اپنی سواریاں پہچان کر سوار ہونے لگے، جب کہ افریقی مردوں اور عورتوں نے جلسہ گاہ میں موجود سازوسامان کو مال غنیمت سمجھ کر سمیٹنا شروع کردیا، جس کے ہاتھ میں چٹائی آئی اس نے وہ اٹھائی، جس کے ہاتھ میں پرچم آیا اس نے وہ اٹھایا، جس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل آئی اس نے وہ اٹھائی، غرضیکہ چند لمحوں میں پورا پنڈال صاف ہوچکا تھا، مگر اتنی محنت کا فائدہ کیا ہوا؟ پولیس اور افریقی سیکورٹی نے کہیں شریفانہ اور کہیں تحکمانہ انداز میں سب مال واسباب مرکزی دروازے کے قریب ڈھیر کروانا شروع کردیا، کسی سنگل شخص کو بھی کوئی چیز میدان سے باہر نہیں لے جانے دی گئی، بعض اکھڑ مزاجوں پہ لاٹھی چار بھی کیا گیا، ہم لوگ بے بس تھے نہ انہیں بچا سکتے تھے نہ کوئی چیز اخلاقاً وہاں سے اٹھا سکتے تھے اور نہ ہی افریقی پولیس کو سفارش کرسکتے تھے کہ ان غریبوں کو سرکاری مال لے جانے دو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغرب کی نماز ہم نے اسی میدان میں باجماعت ادا کی تھی، نماز کے بعد کرنل معمر القذافی کا بیان بھی ہوا تھا، بیان کے اختتام پر ہم سواریوں پر سوار ہو کر مطعم میں آئے، جہاں شام کا کھانا تناول کیا، پھر دن بھر کی تھکان دور کرنے کے لیے پنج ستارہ ہوٹل میں پہنچ گئے، جہاں ہمیں آئے ہوئے چند ایام بیت چکے تھے اور آج کی رات ہماری اس پر سکون پنج ستارہ، غریب وسادہ سے ہوٹل میں آخری شب تھی۔

اگلے روز ہمیں یہاں سے رخت سفر باندھنا اور کوچ کرنا تھا، رخت سفر باندھنے اور تیاری پوزیشن میں رہنے کے بارے میں ہمیں مطلع کر دیا گیا تھا، چونکہ ائیر پورٹ اس پنج ستارہ، غریب وسادہ، مٹی سے ساختہ ہوٹل کے بالکل قریب تھا، جہازوں کی آمد ورفت اور رن وے پہ ان کا رینگنا بالکل سامنے دکھائی دے رہا تھا، جہازوں کے اترنے اور ٹیک آف کرنے کا خوب صورت منظر بھی یہاں سے دکھائی دے رہا تھا۔

دوپہر کے وقت ہم اپنے مال ومتاع، ساز وسامان سمیت پنج ستارہ ہوٹل سے نکلے، چلچلاتی دھوپ، چلتی لو میں ہم نے اسے خیر آباد کہا اور خراماں خراماں ہوائی اڈے کی سمت چل پڑے، ائیر پورٹ پہ واپسی والے مہمانوں کا ایک ہجوم تھا، جو مختلف سمت سے آنے والے جہازوں کے ذریعے اپنے اپنے ممالک کی طرف روانہ ہو رہے تھے۔

ہم انتظار میں لگ گئے، کہیں سے جہاز آئے گا اور ہمیں لے جائے گا، ہمارے ساتھ انتظار کرنے والے مختلف ممالک کے مہمانوں کے علاوہ جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا سمیع الحق، جمعیت علماء اسلام کے ایک دوسرے راہنما حافظ حسین احمد بھی تھے، کافی دیر انتظار کے باوجود جب کوئی جہاز نہ آیا تو ہم نے نماز ظہر کی تیاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شروع کردی، قریب قریب پانی دستیاب نہیں تھا، پھر اللہ نے ذریعہ بنادیا، ہم نے وضو کیا اور ظہر کی نماز باجماعت ادا کی۔

شاہی خیمہ کے مکین

ہم نے جس خیمے میں نماز ظہر ادا کی، یہ شاہی خیمہ تھا، یہاں گزشتہ روز افریقی ممالک کے بادشاہ جمع تھے، یہ ان کے لیے وی آئی پی لاؤنج تھا، اسی شاہی خیمہ میں شاہی کرسیوں پر ہم نے مختلف ممالک کے آئے مہمانوں سے نشست کی، تبادلہ خیالات کا موقع ملا، اس شاہی مہمان خانہ میں ہماری تواضع اور مہمان نوازی کے لیے سادہ پانی کے سوا کچھ نہ تھا، اس شاہی خیمہ سے باہر نیجر پولیس یا فوج کا پہرہ تھا، مگر کسی مہمان کو مشکوک نگاہوں سے قطعاً نہیں دیکھا جاتا تھا، یہ فوجی اس قدر اخلاق سے پیش آرہے تھے کہ ہمیں ان پر رشک آتا تھا، ان کے قریب کھڑے چھوٹے چھوٹے جہازوں کو دیکھنے کا شوق پیدا ہوا تو انھوں نے اس شوق کو جلا بخشی، آتش شوق کو بجھایا، کچھ دیر ان جہازوں کے پاس کھڑے ہو کر معائنہ کیا، ان فوجیوں سے مختصر گپ شپ کا موقع ملا، انہی فوجیوں کی وساطت سے وضو کا پانی میسر آیا تھا۔

خصوصی شاہی طیارے کی رفعت پرواز

سہ پہر ۳ بجے ایک جہاز آیا، جو ہماری قیام گاہ سے کچھ فاصلے پہ تھا، مہمانوں کو اس کی طرف لے جایا گیا، پھر ایک خوفناک اطلاع آئی کہ جہاز بھر چکا ہے، باقیماندہ مسافروں کے لیے دوسرا جہاز آئے گا، یہ سن کر ہمارے اوسان خطا ہو گئے، رنگ فق ہو گیا، ہوش گم ہونے لگے، سخت بے چینی، کرب اور پریشانی کے اس عالم میں اللہ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دستگیری کی، جہاز کے عملے نے پکارا دیا، ایک بس ہمیں لے کر جہاز کے پاس پہنچی تو ہم اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اسی جہاز میں سوار ہو گئے۔

ذکر اذکار، اوراد ووظائف، سفری دعاؤں کا سلسلہ شروع کر دیا، مایوسی کے بعد آس، ناامیدی کے بعد امید، خوف کے بعد امن، بے چینی واضطراب کے بعد چین وسکون،، بے قراری کے بعد قرار ملنے پر اسی طرح مسرت وشادمانی ملی جس طرح کسی شخص کو کوئی قیمتی گم شدہ اثاثہ دستیاب ہو گیا ہو، پریشان کن گم شدگی کے بعد ہاتھ آنے والی چیز جس طرح ملنے پر فرحت نصیب ہوتی ہے بڑی شدت انتظار کے بعد فلیٹ ملنے پر اس سے کہیں زیادہ فرحت وانبساط ملا۔

چند گھنٹے ہم اس افریقن خصوصی طیارے میں ۳۷ ہزار فٹ کی بلندی پر رہے، یہ خصوصی شاہی طیارہ تھا، اس میں عام مسافر نہیں تھے، اس میں صرف وہ مخصوص مہمان تھے جو صحرائے کبریٰ میں ہونے والی عظیم الشان ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس میں شرکت کے لیے یہاں تشریف لائے تھے۔

اس خصوصی شاہی طیارے کے فضائی میزبان جیسے میں پہلے لکھ چکا ہوں انتہائی متواضع تھے مگر آداب مہمان نوازی سے بالکل ناآشنا، انہیں پتہ ہی نہیں تھا کہ ان مہمانوں کا اکرام کیسے کرنا ہے؟ ان کے رویہ سے پتا چلتا کہ بہت ہی چڑچڑے لوگ ہیں، خندہ پیشانی نامی کوئی چیز ان کے قریب سے نہیں گزری تھی، انہیں کسی نے سمجھایا ہی نہیں تھا کہ خندہ پیشانی ہوتی کیا ہے؟ جہاز میں مہمانوں کو کسی چیز کی ضرورت پڑتی تو بل بجا کر میزبان کو بلایا جاتا ہے مگر افریقن ائیر لائن پر جتنی مرضی بلیں بجاتے رہیں کسی میزبان کے کانوں پر جھونک نہیں رینگتی، یہ میزبان اپنی مرضی سے آتے اور اپنی مرضی سے کام کرتے ہیں، ان غریب افریقیوں کی طرح ان کی ائیر لائن بھی غریب وسادہ تھی، یہاں تک کہ اس شاہی طیارے میں افریقی میزبانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے پانی تک نہیں پوچھا اور نہ ہی ٹھنڈے پانی کا اس جہاز میں انتظام وانصرام تھا، جس قدر جہاز میں پانی موجود تھا وہ ذخیرہ ختم ہو گیا تھا۔

تین گھنٹے کا فضائی سفر

ڈھائی تین گھنٹے کے بعد ہمارے کپتان نے مژدہ سنایا کہ ہم چند لمحوں بعد ترپیولی ائیرپورٹ پہ اترنے والے ہیں، رات پوری طرح اپنی سیاہ چادر تان چکی تھی، جب ہم نیجر کے شہر اغادیس سے محو سفر ہوئے تھے تو تب وہاں دن کا اجالا تھا، سورج پوری آب وتاب کے ساتھ زمین کی طرف نہ صرف گرمی پھینک رہا تھا بلکہ فضا اور اغادیس کی دھرتی کو روشن بھی کر رکھا تھا، جب کہ افریقہ کے اس عظیم ملک جسے لیبیا کہا جاتا ہے جس کا دارالحکومت طرابلس ہے میں رات چھا چکی تھی۔

ہم طرابلس ائیرپورٹ پہ اترے تو ہمارے میزبان ہمارے استقبال کے لیے یہاں ائیرپورٹ پہ موجود تھے، ہم نے اپنے پاسپورٹ ان کے پاس جمع کروائے، احباب معمولی اور مختصر ذاتی تقاضوں سے فراغت کے بعد باہر آئے تو باہر خوبصورت لگژری شاہی سواریاں ہمیں لینے اور شاہی مہمان خانے تک لے جانے کے لیے تیار کھڑی تھیں، دن بھر کی تھکان نے جسم وجان کو چور چور کر رکھا تھا، لگژری سواریوں میں جوں ہی قدم رنجہ ہوئے تو سکون محسوس ہوا۔

ترپیولی ائیرپورٹ سے یہ سواریاں ہمیں لے کر روانہ ہوئیں، طرابلس کی خوبصورت، دلکش اور روشن شاہراؤں سے گزرے، سمندر کنارے کی خوشگوار تازہ ہوا کے جھونکے مشام جان کو معطر کر رہے تھے، عشاء کی نماز مقامی مسجدوں میں ادا کی جاچکی تھی، اس کے بعد ہم مہمان خانوں میں پہنچے، مختصر اور معمولی سا سفری سامان آرام گاہوں میں رکھا، قصر نماز ادا کی اور شاہی مہمان خانے کی میزبان گاہ میں حاضر ہوئے، جہاں پہلے کی طرح آج بھی طرح طرح کی نعمتیں موجود تھیں، واقعی طرابلس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لوگ باکمال اوران کے دستر خوانوں پر اللہ کی نعمتیں بے شمار دیکھنے کو ملیں، یوں کہیے کہ باکمال لوگوں کی لاجواب سروس تھی۔

شاہی دستر خوان

اللہ اللہ قرآن کریم کس قدر نعمتوں کو یاد کرواتا ہے کہ لوگو! تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے، لوگو! تم اللہ کی نعمتوں کی شکر گزاری کرو اللہ تمہاری نعمتوں میں اضافہ کردے گا،آج بھی یہ فرمان الٰہی بندگان خدا کو بتاتا ہے کہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں پر اس کا شکر بجالاؤ، یہاں طرابلس کے شاہی مہمان خانے میں درجنوں متنوع اور رنگ برنگی اشیاء ہمارے دستر خوان پر موجود تھیں، گوشت ہی کو لیجیے کئی قسموں کا گوشت کئی طریقوں سے بنایا گیا تھا۔

سبزیوں کو گنتے جائیں اور کھاتے جائیں، ہر طرح کی سبزیاں ہر طریقے سے تیار کی گئی تھیں، سبزیوں کی اعلیٰ ورائٹی اور اعلیٰ کوالٹی دیکھ کر رشک آتا تھا،ان انواع واقسام کے کھانوں میں سے ہر شخص اپنی طبیعت،اپنی چاہت،اپنے معدے کے تقاضے کے مطابق جو چاہتا آرام وسکون سے اٹھا کر اپنی پلیٹ میں منتقل کرتا اور لطف اٹھاتا، کھانوں کے حوالے سے جنتی ماحول تھا کہ جس قدر کھا سکتے ہو شکم سیر ہو کر کھاؤ اور جو چاہو کھاؤ، کسی کھانے میں کمی دیکھنے میں نہیں آئی، کھانے والوں کی آنتیں، پیٹ اور معدہ شاید ان کھانوں کے بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتا تھا مگر دستر خوان کی نعمتوں میں کمی نہیں تھی۔

جوں جوں یہ دستر خوان صاف ہونے کے قریب ہوتا شاہی میزبان اسے پھر سے لدد یتے تھے، ایک بار قریب الاختتام دستر خوان پھر سے سج جاتا تھا،اس دستر خوان پر جس قدر اور جتنی اشیاء لائی جاتی تھیں وہ سبھی خالص ہوتی تھیں، خالص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیل میں تیار کی ہوئی ہوتی تھیں، پھر لذت کا عالم یہ تھا کہ کھاتے جائیں مگر شکم سیری نہیں ہوتی، دل یہی چاہتا اور کہتا ہے کہ ھل من مزید؟

خالص اشیاء، خالص کھانے، ملاوٹ سے پاک چیزیں، دو نمبری سے بچی ہوئی، دودھ آمیزش سے پاک، اشیائے خورد ونوش لذت سے بھرپور، یہی کچھ متاع عزیز ہے ان لوگوں کی جو یہاں آباد ہی نہیں اپنی گزرتی زندگی پر شاداں وفرحاں بھی ہیں، ان کی صحتیں قابل رشک ہیں، ہسپتال مریضوں سے اسی لیے خالی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے وطن سے حقیقی دوستی

کرنل معمر القذافی کی اپنے ملک اور وطن کے ساتھ سچی دوستی اور محبت کا ہی یہ عالم تھا کہ شاہی دستر خوان پر آنے والی تمام اشیاء ماکولات و مشروبات لیبین ساختہ تھیں، پانی، جوس، سبزیاں، ترکاریاں، پھل، فروٹ، دودھ دہی، پنیر، زیتون، ہر چیز نہ صرف اپنے اندر دلکشی اور دلربائی لیے ہوئے تھی بلکہ ہر چیز اس طرح خوبصورت پیکنگ میں ملفوف تھی کہ کھانے سے زیادہ ان اشیاء کو دیکھنے کو من کرتا تھا۔

لیبیائی باشندوں کی قابل رشک صحتوں کا راز یہی ہے کہ وہاں اشیاء کھوٹ اور ملاوٹ سے بالکل پاک ہوتی ہیں، جتنے دن ہمارا یہاں قیام رہا کسی ساتھی کو بخار، نزلہ فلو زکام تک نہیں ہوا، پیٹ میں کسی کو مروڑ تک نہیں اٹھا، اسہال تو کجا کسی کو سر درد کی شکایت بھی نہیں ہوئی، ہاں جو لوگ مختلف ممالک سے شوگر، بلڈ پریشر، قبض سمیت مختلف بیماریوں کے ہمراہ طرابلس میں داخل ہوئے تو ان کی یہ بیماریاں یہاں کی خالص اور ملاوٹ سے پاک اشیاء بھی ختم نہ کر سکیں۔

یہاں شاہی مہمان خانے میں اب ہمارے قیام کے لیے کچھ ہی لمحات باقی تھے، ایک آدھ دن کے بعد ہم نے طرابلس کے در ودیوار کو الوداع کہا اور واپسی کی راہ لی، یہاں رخت سفر اور زاد سفر ہمراہ لینے میں زیادہ وقت نہیں صرف ہوتا، مگر کوچ میں کئی گھنٹے انتظار کی صلیب پر بعض اوقات معلق رہنا پڑتا ہے، ہم یہاں کئی بار آچکے ہیں اور اس بات کا کئی بار تجربہ ہو چکا ہے۔

محتاط گفتگو کے خوگر لوگ

لیبین لوگ انتہائی محتاط گفتگو کرتے ہیں، کرنل معمر القذافی نے ایسا نظام وضع کیا ہے جس میں فضولیات میں اڑانے کا وقت کسی کے پاس نہیں ہوتا، تضیع وقت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے لیے یہاں بے سروپا باتیں اڑائی نہیں جاتیں اور نہ ہی سنی جاتی ہیں، اپنے دیس کی اندرونی باتوں پر قطعاً لب کشائی نہیں کرتے، زیادہ سخنوری اور کج بحثی ان کی عادات سے نکال دی گئی ہے، رازدانی میں ان سے بڑھ کر ہم نے کسی کو تاہنوز نہیں دیکھا، کس وقت ہم نے یہاں سے نکلنا ہے، کس وقت یہاں سے ایئرپورٹ پہنچنا ہے، کون سی سواری پر سوار ہونا ہے، یہ کسی کو معلوم نہیں ہوتا، عین روانگی کے وقت نقارے پر چوٹ پڑتی ہے اور بندہ روانہ ہو جاتا ہے۔

ہم نے زاد سفر اور متاع سفر پہلے ہی باندھ لیا تھا، اب نقارہ کوچ بج اٹھا، ہم اپنا سفری سامان دستی بیگوں میں لیے ان شاہی سواریوں تک جا پہنچے، سامان رکھا اور بسم اللہ توکلت علی اللہ کے پاکیزہ کلمات زبانوں پہ رقصاں لیے چشم نم اگلی منزل کی سمت روانہ ہو گئے۔

طرابلس کی دلکش اور دلربا کشادہ اور وسیع شاہرائیں، مختلف چوکوں اور سڑکوں پر قرآنی آیات کی حسین نقاشی دل ودماغ کو معطر کیے جا رہی ہے، یہاں حالات کو سنوارنے سے متعلق قرآن کریم کی آیات لکھی دیکھ کر دل باغ باغ ہو رہا ہے، کرنل قذافی کی اصلاحی اور انقلابی تقریروں کے حسین و جمیل اقتباسات یہاں خوبصورت خطاطی میں لکھوا کر آویزاں کیے گئے ہیں، عورتوں کی تصاویر سے سائن بورڈ بالکل پاک ہیں، پبلسٹی بینرز اور سائن بورڈ نسوانی تصویروں سے منزہ ہیں، دائیں دیکھیے تو کوئی نہ کوئی ناصحانہ جملہ پڑھنے کو ملتا ہے، بائیں دیکھیے تو کوئی نہ کوئی جملہ ایسا لکھا دکھائی دیتا ہے جو زندگی میں نمایاں تبدیلی لانے کے لیے کافی ہے، یہی خوبصورتی ساری چیزوں سے زیادہ محبوب دکھائی دیتی ہے، سرسبز وشاداب طرابلس، بحرابیض المتوسط کا حسین کنارہ دیکھتے ہی دیکھتے ہم تریپولی کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر جا پہنچے، جہاں مختصر لوازمات کی تکمیل کے بعد ہم پاکستان کی سمت روانہ ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتح کی انقلابی تقریر

جی چاہتا ہے کہ میں اپنے اس سفر نامہ کے اختتام پر اس عظیم انقلابی اور فاتح قائد کی تقریر اپنے قارئین کے ذوق وشوق کی نذر کروں جس نے دنیائے کفر کے سینے پر ایک طویل عرصہ تک مونگ دلے اور حق وصداقت کا پھریرا لہرایا۔

فاتح کرنل معمر القذافی نے دنیا بھر کے مسلمان علماء، دانشوران اور مذہبی اسکالرز کے سامنے اغادیس کے عظیم الشان میدان میں یہ تقریر کی تھی، جہاں افریقی ملکوں ایشیائی ملکوں اور خلیجی ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی، کرنل معمر القذافی کی یہ تقریر اگرچہ جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ نے عربی اور اردو زبان میں نشر بھی کی ہے، مگر میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ارباب ذوق وشوق کی خدمت میں اس کے چند اقتباسات پیش کروں۔

جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ نے کرنل معمر القذافی کی یہ تقریر اردو زبان میں ۳۵ صفحات پر شائع کی ہے، جب کہ عربی زبان میں یہی خطاب عام ۲۶ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں بھی یہ خطاب پیش کیا گیا ہے۔

کرنل قذافی نے اپنے خطاب کے آغاز میں کہا کہ برادران گرامی! محترم سامعین! میرے پاس آپ کے لیے اپنے احساسات سپاس وتشکر کے اظہار کے لیے مناسب الفاظ نہیں جن کے ذریعے میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرسکوں کہ آپ دنیا کے دور دراز ممالک سے زحمت سفر برداشت کرتے ہوئے آج کائنات کی اس افضل اور بابرکت محفل میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے ہیں جو باعث تخلیق کائنات، فخر موجودات، خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت کے تاریخی موقع پر افریقہ کے اس دور دراز علاقہ میں منائی جارہی ہے، یہ بات جہاں ہم سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے باعث فخر ہے کہ ہم سب یہاں کائنات کے برتر و اعلیٰ نسبت سے یکجا ہوئے ہیں وہاں بالخصوص افریقہ کے اس دور دراز خطہ کے لیے بھی وجہ اعزاز و تفاخر ہے۔

اس صحرائے اعظم کے باسیوں کے لیے یہ دوسرا تاریخی موقع ہے جب وہ آفاقی اہمیت کے اس تاریخی اجتماع کا نظارہ کر رہے ہیں، چنانچہ ایک ایسا ہی تاریخی اجتماع گزشتہ سال ٹمبکٹو شہر میں ایک ایسے ہی موقع پر منعقد ہو چکا ہے، آج کا یہ تاریخی اجتماع ایک مخصوص پس منظر میں منعقد کیا جا رہا ہے جس کی اپنی ایک خاص اہمیت ہے اور اس لحاظ سے یہ اجتماع ہمارے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے، خاص طور پر ایسے حالات میں جب عالمی سطح پر پیغمبر اسلام ﷺ قرآن کریم اور پوری امت مسلمہ کے خلاف ایک ظالمانہ یلغار جاری ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ یلغار بالخصوص عراق اور افغانستان وغیرہ کے خلاف جارحیت کے بعد دیکھنے میں آ رہی ہے چنانچہ اسلام اور پیغمبر اسلام اور قرآن کریم کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ جاری ہے جس نے پورے یورپ کے علاوہ سکنڈے نیوین ممالک کے دور دراز اور یخ بستہ خطے کو بھی اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، سوال یہ ہے کہ ان لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کے بارے میں کیا معلوم ہے؟ اور کس نے انہیں ان کے بارے میں بتایا ہے؟

ظاہر ہے کہ یہ لوگ نفرت اور نسل پرستی پر مبنی تعلیم دے رہے ہیں جو سکنڈے نیوین جیسے دور دراز خطوں تک جا پہنچی ہے۔

ہم دہشت گرد نہیں: ہمیں الزام دیا جا رہا ہے کہ ہم مسلمان دہشت گرد ہیں اور نفرت کو ترویج دیتے ہیں اور یہ کہ ہم دوسروں کو برداشت نہیں کرتے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ہم تو دوسروں کو برداشت کر رہے ہیں، ہم عیسائیوں کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمیت تمام سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں، جن میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں کے انبیاء بھی شامل ہیں، ہم ان تمام انبیاء علیہم السلام پر مکمل ایمان رکھتے ہیں اور ہمارے ہاں ان میں سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے۔

اس کے برعکس دراصل اقوام مغرب ہی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر ہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتاب مقدس قرآن کریم کو ماننے پر تیار نہیں، دراصل یہی اقوام مسلمانوں کے خلاف انتہاپسندی، تشدد اور دہشت گردی کی مرتکب ہو رہی ہیں، گویا جو کچھ پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے اصل صورت حال اس کے سراسر خلاف ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیالی تصویر: ذرا سوچیے! سکنڈے نیویا میں جو صحافی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیالی تصویر بنا رہا ہے اس کی حیثیت کیا ہے؟ اسے کس نے بتایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نامی ایک پیغمبر ہیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اس قدر علم وادراک رکھتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتی، سماجی اور عام زندگی کے بارے میں مختلف گوشوں کی تصویر کشی کرنے لگتا ہے؟

چنانچہ ضرور کوئی طاقت ہے جو ان لوگوں کو اس نفرت انگیز اور کینہ پرور رجحان کی تعلیم دیتی ہے، اس تمام مہم کے پیچھے کوئی تو ہے جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عداوت و دشمنی کے جذبات کو ہوا دے رہا ہے، کسی مسلمان کی یہ شان تو نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام کے علاوہ ان ۲۵ انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی کا تصور بھی کرے جن کے ذکر معطر سے خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن کریم کے صفحات مزین ہیں، اور قرآن کریم دراصل ان کی زندگی، ان کے حالات اور ان کی اصلی اور حقیقی تعلیمات کا محافظ بھی ہے اگر قرآن کریم نہ ہوتا تو زمانہ قدیم کے ان انبیاء علیہم السلام کی حقیقی تعلیمات آج دنیا میں کہیں بھی اپنی اصلی شکل وصورت میں نہ ملتیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء علیہم السلام بارے مسلمانوں کا عقیدہ: مسلمانوں کا یہ ایمان ویقین ہے کہ ان انبیاء علیہم السلام میں سے کسی ایک کا انکار بھی ان کے عقیدہ اور ایمان کے منافی ہے جس سے انسان کافر ہو جاتا ہے، ہم جب کسی نبی کا نام لیتے ہیں تو اس کے ساتھ علیہم السلام(Peace be upon him) کے الفاظ کہنا واجب سمجھتے ہیں اس کے بر عکس تہذیب و تمدن اور اظہار رائے کی آزادی کی علمبردار یہ اقوام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیتی ہیں تو دشنام اور زبان درازی پر اتر آتی ہیں، چنانچہ یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ انتہاء پسند اور تشدد پسند در حقیقت کون ہے؟

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ہم ایک بار پھر اعادہ کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ہمارے ہی نبی نہیں، ایسا سمجھنا دراصل ان اقوام کی بے خبری اور جہالت ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک اس کائنات میں خدا تعالیٰ کے واحد اور آخری نبی ہیں اور اس لحاظ سے دنیا بھر کی اقوام کے نبی بھی وہی ہیں حتی کہ سکنڈے نیوین اقوام کے بھی، چنانچہ انہیں بھی چاہیے کہ وہ بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا کر اسلام کے دامن رحمت میں پناہ لے لیں، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جن باتوں کا الزام ہم (مسلمانوں) کو دیا جا رہا ہے ان کا ارتکاب دراصل یہی اقوام مغرب خود کرتی دکھائی دیتی ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ ہم نفرت کی تعلیم دیتے ہیں جب کہ خود نفرت کی ترویج میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔

مسلمانوں کا پیام محبت: اے بندگان خدا! اگر ہمیں نفرت کی تعلیم دینا ہوتی تو ہم کم ز کم قرآن کریم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اسم گرامی ہی مٹا دیتے جو قرآن میں ایک دو بار نہیں ۲۵ بار مذکور ہے، اگر ہمیں اپنی نسلوں کو نفرت سکھانا ہوتی تو ہم قرآن کریم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہی نکال دیتے۔

حضرت مریم کا ذکر قرآن کریم میں ۳۳ بار دہرایا گیا ہے، ہم نے تو کبھی اس پر خط تنسیخ نہ کھینچا، موسیٰ علیہ السلام جو دراصل یہود کی طرف مبعوث کیے گئے تھے کا ذکر بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم میں ۱۳۶ بار دہرایا گیا ہے، ہمیں تو کبھی خیال تک نہ گزرا کہ ان میں سے ایک عدد کی بھی کمی کرڈالیں، اگر ہم نفرت انگیزی کرتے تو آج ان چیزوں کا اسلام کی تعلیمات میں کہیں ذکر نہ ملتا۔

کیا یہ اس بات کا قطعی ثبوت نہیں کہ قرآن کریم واقعی خداتعالیٰ کی سچی اور اٹل کتاب ہے، جس میں کسی کے لیے مجال تحریف نہیں اور یہ کہ ہم مسلمان نفرت شعار نہیں یہ دراصل اقوام مغرب ہیں جو نفرت کو ترویج دے رہی ہیں۔

مغرب کی نفرت انگیزی: حقیقت یہ ہے کہ یہ مسلمان ہی ہیں جن کو دنیا بھر میں اغیار کی طرف سے مخالفانہ یلغار کا سامنا ہے، اس کی واضح مثال عراق جیسے مسلم ملک پر طاقت کے بل بوتے پر ظالمانہ قبضہ بھی ہے جس کے دوران وہاں کے صدر کو گرفتار کیا گیا اور پھر مسلمانوں اور عربوں کے سامنے پھانسی پر لٹکا دیا گیا، جب کہ وہ اس صورت حال پر خندہ زن ہیں اور قہقہے بلند کر رہے ہیں جب کہ دوسرے اسلامی ملک افغانستان پر نیٹو کی افواج قابض ہیں اور ہم نے فلسطینیوں کے حقوق کی طرف سے چشم پوشی اختیار کر رکھی ہے، اب فلسطینی تنازعہ کا کوئی وجود نہیں رہا، فلسطینی پناہ گزینوں کے طور پر زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں اور یوں ان کا کام تمام ہوا۔

میلاد النبی ﷺ منانے کا مقصد: قذافی نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسلم امت کے خلاف دست درازی اور جارحیت اس حد تک بڑھ چکی ہے تو ہم مسلمانوں کا کم از کم اتنا فرض تو ضرور ہے کہ ہم اس چیلنج کا سامنا کرتے ہوئے حضرت محمد ﷺ کا یوم پیدائش منا کر اس یلغار کا جواب دیں، جس کے ذریعے آپ کی یاد دلوں سے محو کرنے، آپ کے یوم پیدائش منانے سے روکنے اور تعلیمی نصابوں سے قرآنی آیات نکال دینے اور الحادی اور گمراہ کن تحریکوں کے ذریعے اسلام کی صورت مسخ کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شمشیر ہائے مسلم: قذافی نے کہا کہ اسلام اور ہمارے عقیدہ کو کون نقصان پہنچا سکتا ہے اگر ہمیں وہ تلواریں اور شمشیریں میسر آجائیں جن کا استعمال ہمارے مسلم آباؤ اجداد نے خیبر، حنین اور کفر وارتداد کے خلاف اپنے دلیرانہ معرکوں اور دیگر مختلف فتوحات کے دوران کیا تھا، ان میں بعض تلواریں سیف محمد ﷺ سیف علی، سیف حمزہ، سیف عمر اور سیف عثمان کے نام سے مشہور ہیں۔

مسلمانوں کا ورثہ: اگر آج ہمارے پاس وہ خطوط مبارک محفوظ ہوتے جو نبی کریم ﷺ نے اس وقت کے عالمی سربراہوں کو لکھے تھے تو اس میں کیا نقصان تھا؟ کیا حرج تھا؟ وہ برچھیاں کہاں ہوئیں؟ زرہیں کہاں گئیں؟ تلواریں کدھر گئیں؟ اور تیر وکمان کہاں گئے جن سے یہ مقدس یادیں وابستہ ہیں؟ یہ تمام اسباب وسامان حرب کہاں گیا؟ کیا یہ سب کچھ تباہ کر دیا گیا تاکہ یہ پتہ ہی نہ چلے کہ یہاں کوئی دین ومذہب بھی تھا۔

شاہ مقوقس کے نام خط: قذافی نے اپنے خطاب میں مخاطبین سے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے شاہ مقوقس اور نجاشی کے نام جو خطوط ارسال فرمائے تھے اگر ان کے ذریعے ہمیں بت پرستی کی طرف لوٹ جانے کا اندیشہ ہے، تو پھر ہم دراصل ایمان والے ہی نہیں اور اگر ہم اتنے ہی ضعیف العقیدہ ٹھہرے تو ایسا ایمان بھلا ہمیں کیا نفع دے سکتا ہے؟

اپنوں سے گلہ وشکوہ: قذافی نے اپنے مسلم برادر ملک کے حکمرانوں کی طرف اشارہ شکوہ کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے امہات المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی قبور کے علاوہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر وہ چیز مٹادی ہے جس کا تعلق اسلام سے ہے، آخر کیوں؟ کہتے ہیں کہ ہمیں بت پرستی کا اندیشہ ہے۔

اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہم سرے سے ایمان ہی نہیں لائے، اگر ہم سچے مومن ہیں تو ہمیں ان اشیاء سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، ہم تو کہتے ہیں إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ یعنی یہ سب تمہارے آباؤ واجداد کی من گھڑت باتیں ہیں، جن کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ثبوت نہیں۔

چنانچہ یہ اگر دس لاکھ بت بھی لا کر رکھ دیں تو ہم ان کے جواب میں یہ آیت کریمہ سنادیں گے، ہم آخر کھجور، زیتون، انگور کے درختوں کے پہاڑوں کی پرستش وعبادت کیوں نہیں کرتے؟ ہم دیگر مختلف چیزوں کی پوجا کیوں نہیں کرتے؟ کیونکہ یہ تو سب کے سب محض نشانات وعلامات ہیں۔

اسلام کی عالمگیریت: اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کو درحقیقت ایک بڑے چیلنج کا سامنا ہے، جس کا سامنا کرنا چاہیے، ہمیں یہ ثابت کرنا ہے کہ اسلام صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والوں کا ہی نہیں بلکہ یہ دنیا بھر کے انسانوں کا دین بھی ہے اور ہر وہ شخص جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا، درحقیقت آخرت میں ناکام ہوگا، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ، جو کوئی بھی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اور طرز زندگی اختیار کرے گا تو اس کا یہ طرز عمل ناقابل قبول ہے اور وہ آخرت میں نقصان میں رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ، یعنی اللہ کے ہاں پسندیدہ طرز زندگی اسلام ہی ہے۔

تکمیل دین: چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دین کی تکمیل کی غرض سے دنیا میں تشریف لائے جس کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام آسمانی ادیان کی تکمیل ہوئی اس طرح کہ آپ ﷺ نے اپنے ماننے والوں کے لیے اسلام کو ضابطہ حیات کے طور پر پیش فرمایا وہی اسلامی دستورِ حیات جس کی تلقین سابقہ تمام انبیاء نے فرمائی تھی۔

یہ چند اقتباس اور ٹکڑے میں نے یہاں نقل کر دیے ہیں، ورنہ قذافی کی یہ تقریر کافی طویل تھی، بعض باتیں ہمارے اوپر سے گزر گئیں، کچھ اختلافی باتیں تھیں جو پاکستانی علماء کے مزاج اور طبیعت کے بالکل خلاف تھیں، مجموعی لحاظ سے قذافی کی یہ تقریر ان کی دوسری تقاریر کی طرح قابل داد و قابل رشک تھی کہ دنیا کے ستاون اسلامی ممالک کے سربراہان اس طرح کی گفتگو کرتے ہیں اور نہ ہی دین اسلام کو پروان چڑھانے کی کوشش کرتے ہیں، مگر قذافی باقاعدہ تیاری کر کے اسلام کو پرموٹ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

قذافی کی ناقابل فراموش خدمات: کرنل معمر القذافی کی زیر نگرانی چلنے والی جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ کے زیر اہتمام الدعوۃ الاسلامیہ اخبار تین زبانوں میں زیور طباعت سے آراستہ ہوتا ہے، انگریزی، عربی اور فرانسیسی، ان تینوں زبانوں میں زیادہ تر مضامین اسلام کی اشاعت و ترویج کے حوالے سے ہی زیور طباعت سے مزین ہوتے ہیں، اسی طرح التواصل نامی ضخیم علمی میگزین بھی اسلام کو پرموٹ کرنے کے لیے بڑی شد و مد کے ساتھ جاری ہے۔

التواصل انتظامیہ کی ہمارے ساتھ میٹنگ: التواصل میگزین انتہائی خوبصورت، دلکش اور معلوماتی مجلہ ہے، جو ظاہری اور معنوی خوبیوں سے مالا مال ہے، اس کی انتظامیہ اپنے مشن اور کاز سے انتہائی مخلص ہے، اس میگزین کا سرورق آرٹ کارڈ پر جب کہ اندرونی متن آرٹ پیپر پر چہار رنگ میں زیور طباعت سے آراستہ کیا جاتا ہے، اس مجلہ کے کوئی دو درجن ایشوز شائع ہوئے، ہر ایک میگزین پہلے والے سے بڑھ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہے، بندہ راقم الحروف کی تحریری خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے مجلہ التواصل کی انتظامیہ نے ہمارے ساتھ ایک بھرپور میٹنگ کی، جس میں عالمی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اب بجائے مجلہ التواصل کے التواصل ٹی وی کا آغاز کیا جائے۔